﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۹ | جمعۃ المبارک ۱۱/اکتوبر ۲۰۰۲ء | ۳/شعبان ۱۴۲۳ ہجری قمری ۞ ۱۱/اخاء ۱۳۸۱ ہجری شمسی | شمارہ ۴۱

اطاعت کی توفیق کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

”اے اللہ ہمیں اپنی وہ خشیت عطا فرما جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے۔ اور ہمیں ایسی اطاعت کی توفیق بخش جس کے ساتھ تو ہمیں اپنی جنت تک پہنچا دے۔ اور ایسا یقین نصیب کر جو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے“۔(جامع ترمذی کتاب الدعوات)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ ایک راستباز کی صحبت میں رہ کر انسان راستبازی سیکھتا ہے۔ اصلاح نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے ﴿كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ یعنی جو لوگ قولی، فعلی، عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو۔

”اصلاح نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے ﴿كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾(التوبہ:۱۱۹) یعنی جو لوگ قولی، فعلی، عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو۔ اس سے پہلے فرمایا ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ (التوبہ:۱۱۹) یعنی ایمان والو تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنت کے طور پر بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا میں زنا کرتا ہوں؟ اُس سے کہنا چاہئے کہ ہاں تو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جاوے گا کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے۔ اسی طرح پر جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پیئے گا۔

پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاحِ نفس کے لئے ﴿كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ کا حکم دیا ہے۔ جو شخص نیک صحبت میں جاتا ہے خواہ وہ مخالفت ہی کے رنگ میں ہو لیکن وہ صحبت اپنا اثر کئے بغیر نہ رہے گی اور ایک نہ ایک دن وہ اس مخالفت سے باز آ جائے گا۔ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف اسی صحبت کے نہ ہونے کی وجہ سے محروم رہ گئے۔ اگر وہ ہمارے پاس آ کر رہتے، ہماری باتیں سنتے تو ایک وقت آ جاتا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اُن کی غلطیوں پر متنبہ کر دیتا اور وہ حق کو پا لیتے۔ لیکن اب چونکہ اس صحبت سے محروم ہیں اور انہوں نے ہماری باتیں سننے کا موقعہ کھو دیا ہے اس لئے کبھی کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ دہریے ہیں، شراب پیتے ہیں، زانی ہیں اور کبھی یہ اتہام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ پیغمبر خدا ﷺ کی توہین کرتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں۔ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ صحبت نہیں اور یہ قہر الٰہی ہے کہ صحبت نہ ہو۔

لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب صلح حدیبیہ کی ہے تو صلح حدیبیہ کے مبارک ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپؐ کے پاس آنے کا موقعہ ملا۔ اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کی باتیں سنیں تو اُن میں سے صدہا مسلمان ہو گئے۔ جب تک انہوں نے آپ ﷺ کی باتیں نہ سنی تھیں اُن میں اور آنحضرت ﷺ کے درمیان ایک دیوار حائل تھی جو آپ کے حسن و جمال پر اُن کو اطلاع نہ پانے دیتی تھی اور جیسا دوسرے لوگ کذاب کہتے تھے (معاذ اللہ) وہ بھی کہہ دیتے تھے اور ان فیوض و برکات سے بے نصیب تھے جو آپؐ لے کر آئے تھے اس لئے کہ دُور تھے۔ لیکن جب وہ حجاب اُٹھ گیا اور پاس آ کر دیکھا اور سنا تو وہ محرومی نہ رہی اور سعیدوں کے گروہ میں داخل ہو گئے۔ اسی طرح پر بہتوں کی بدنصیبی کا اب بھی یہی باعث ہے۔ جب اُن سے پوچھا جاوے کہ تم نے اُن کے دعویٰ اور دلائل کو کہاں تک سمجھا ہے تو بجز چند بہتانوں اور افتراؤں کے کچھ نہیں کہتے جو بعض مفتری سنا دیتے ہیں اور وہ اُن کو سچ مان لیتے ہیں اور خود کوشش نہیں کرتے کہ یہاں آ کر خود تحقیق کریں اور ہماری صحبت میں آ کر دیکھیں۔ اس سے اُن کے دل سیاہ ہو جاتے ہیں اور وہ حق کو نہیں پا سکتے۔ لیکن اگر وہ تقویٰ سے کام لیتے تو کوئی گناہ نہ تھا کہ وہ آ کر ہم سے ملتے جلتے رہتے اور ہماری باتیں سنتے رہتے حالانکہ عیسائیوں اور ہندوؤں سے بھی ملتے ہیں اور ان کی باتیں سنتے رہیں، اُن کی مجلسوں میں جاتے ہیں۔ پھر کونسا امر مانع تھا جو ہمارے پاس آنے سے انہوں نے پرہیز کیا۔

غرض یہ بڑی ہی بدنصیبی ہے اور انسان اس کے سبب محروم ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا ﴿كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾(التوبہ:۱۱۹) اس میں بڑا نکتہ معرفت یہی ہے کہ چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے ایک راستباز کی صحبت میں رہ کر انسان راستبازی سیکھتا ہے اور اس کے پاک انفاس کا اندر ہی اندر اثر ہونے لگتا ہے جو اس کو خدا تعالیٰ پر ایک سچا یقین اور بصیرت عطا کرتا ہے۔ اس صحبت میں صدق دل سے رہ کر وہ خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانات کو دیکھتا ہے جو ایمان کو بڑھانے کے ذریعے ہیں“۔(ملفوظات جلد نمبر ۶ صفحہ ۲۴۷-۲۴۸ مطبوعہ لندن)

خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کا نور ظاہر ہو اور دنیا کو معلوم ہو جاوے کہ سچا اور کامل مذہب جو انسان کی نجات کا متکفل ہے وہ صرف اسلام ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۷/ستمبر ۲۰۰۲ء)

(لندن ۲۷/ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج بھی اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مضمون کو جاری رکھا اور اس سلسلہ میں قرآن مجید کی آیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے مختلف امور کا ذکر فرمایا۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

غانا میں احمدی خواتین کی مالی قربانی

(فهيم احمد خادم ۔مبلغ سلسله غانا)

غانا کی تاریخ شاہد ہے کہ مالی قربانی میں خواتین کبھی بھی مردوں سے پیچھے نہیں رہیں۔ خواتین نے قربانی کے اس میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اس کی واضح اور روشن مثال دو خوبصورت مساجد کی تعمیر ہے جن کا خرچ دو احمدی خواتین نے تنہا خود برداشت کیا۔

☆...... ایک خاتون مکرمہ صادقہ اسماعیل صاحبہ نے اکرا میں Achimota کے مقام پر ایک خوبصورت مسجد اپنے ذاتی خرچ پر تعمیر کرائی۔اس کی تعمیر پر ۶۰ ملین سیڈیز کا خرچ اٹھا جو اس خاتون نے اکیلے برداشت کیا۔ حال ہی میں مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔

☆...... اشانٹی ریجن (Ashanti Region) میں اڈاکواجاچی (Adakwagyakye) کے مقام پر ایک بزرگ احمدی تھے جنہیں ایک لمبا عرصہ سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ اپنے علاقہ میں ایک مسجد تعمیر کروائیں۔وہ مالی طور پر تنگدست تھے تاہم بچت کرکے انہوں نے کچھ Iron Sheets خرید لیں (جو غانا میں چھت ڈالنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں)۔خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ انہیں اپنی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق نہ ملی اور آپ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی بیٹی Madam Yaa Fafimah نے اپنے والد کی خواہش کو پورا کرنے کی ٹھانی ۔ ان دنوں کماسی میں جامع مسجد کی تعمیر ہو رہی تھی۔انہوں نے ساری آئرن شیٹس کماسی کی مسجد کے لئے بطور تحفہ بھجوا دیں اور اپنے علاقہ میں ذاتی خرچ پر مسجد کی تعمیر شروع کردی۔ جلد ہی انہوں نے اپنے والد صاحب کی خواہش کے مطابق ایک خوبصورت مسجد تعمیر کروائی۔ نیز اس کے ساتھ ایک مشن ہاؤس بھی تعمیر کروایا۔ اور قریب ہی ایک کنواں بھی کھدوایا تاکہ مبلغ احمدیت اور نمازیوں کو پانی کی فراہمی میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان دونوں خواتین کے نیک جذبہ کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے اس کی اعلیٰ جزا عطا فرمائے۔(آمین)

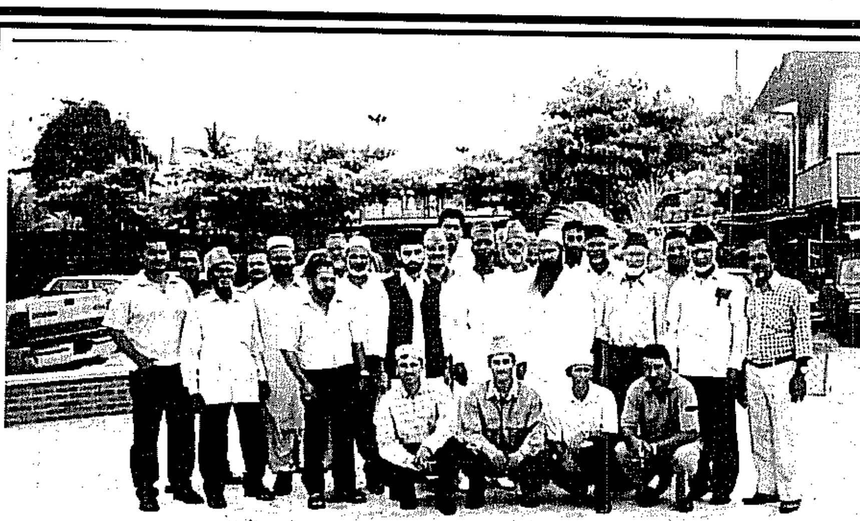

جماعت احمدیہ سرینام کے تحت منعقدہ جلسہ سیرت النبی ﷺ ۲۰۰۲ء کے موقعہ پر چند احباب جماعت مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب مبلغ سلسلہ سرینام کے ہمراہ

"زندہ قوموں کی یہ علامت ہوا کرتی ہے کہ ان کے نوجوان اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ اپنے بڑوں کے قائم مقام بن جائیں۔" (حضرت مصلح موعود رضی الله تعالیٰ عنه)

تحریک جدید کا مالی سال

تحریک جدید کا مالی سال ۳۱؍اکتوبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے اور سال کا اختتام ہونے میں بہت تھوڑا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کی روایت ہے کہ مالی قربانی میں بھی اس کا قدم ہمیشہ آگے سے آگے بڑھتا ہے۔ تمام امراء کرام مبلغین انچارج اور نیشنل صدران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وعدہ جات / ٹارگٹ یا بجٹ کے مطابق سو فیصد وصولی کے لئے بھرپور کوشش فرمادیں۔ یہ ایک الٰہی تحریک ہے کوشش کریں کہ ہر فرد جماعت خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس بابرکت تحریک میں ضرور شامل ہو۔ خواہ معمولی رقم ہی کیوں نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

آؤ نا کریں اس کے لئے بھیگی دعائیں

یہ سوچ میں ڈوبا ہوا ٹھہرا ہوا انداز
جیسے کبھی آپس میں تعلق نہ رہا ہو
تم نے تو کبھی درد کو یوں راہ نہ دی تھی
گویا کہ درِ دل پہ کڑا پہرا رہا ہو
مجھ سے تو نہیں رُکتے یہ بہتے ہوئے آنسو
کیا بات ہے ؟ کیا ہو گیا ؟ کیوں مجھ سے خفا ہو
جیتے ہیں تمہیں دیکھ کے اور جینا یہی ہے
جیسے ہمیں جینے کا نیا فہم دیا ہو
سایہ ہو کڑی دھوپ میں اور پیاس میں بادل
اور بھوک میں ہو مائدہ ، مشکل میں دعا ہو
مَیں کیوں نہ تمہیں روح و دل و جان سے چاہوں
کیا اور کوئی ہے جو اُجالوں سے بنا ہو
مخمور ہیں ہم سچی محبت کے نشے میں
جیسے کہ کوئی خواب کے عالم میں رہا ہو
آؤ نا کریں اس کے لئے بھیگی دعائیں
جو شخص ہمارے لئے سر تا پا دعا ہو
جھونکا نہ کبھی گرم ہوا کا اُسے چھوئے
ہر آن لئے سائے میں رحمت کی رِدا ہو
ایسے میں بہت درد سے ہوتی ہیں دعائیں
جب سینے میں دُکھ درد سے اک حشر بپا ہو
کشکول لئے بیٹھے ہیں سب در کے بھکاری
اِس محسن و مشفق کو عطا پوری شفا ہو

(امۃ الباری ناصر)

بقیه:خلاصه خطبه جمعه از صفحه اول

حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے سورۃ الصّف کی آیت نمبر 9 کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کا نور ظاہر ہو اور دنیا کو معلوم ہو جاوے کہ سچا اور کامل مذہب جو انسان کی نجات کا متکفل ہے وہ صرف اسلام ہے۔اسی طرح حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس وقت آسمان پر بنی آدم کی ہدایت کے لئے ایک جوش ہے۔ آسمانی تائید ہو رہی ہے اور نور پھیلتا جاتا ہے۔اسی طرح آپ نے فرمایا کہ مَیں ہی سچا مسیح ہو اور برکات میں چلتا پھرتا ہوں۔ ہر روز برکات اور نشانات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور نور میرے دروازے پر چمکتا ہے اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور یہ زمانہ اب قریب ہی ہے۔

اسی طرح حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ لوگ یاد رکھیں کہ ان کی عداوت سے اسلام کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے مگر اسلام کا نور دن بدن ترقی کرے گا۔خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اسلام کا نور دنیا میں پھیلا دے۔اسلام کی برکتیں اب ان مگس طینت مولویوں کی بک بک سے رک نہیں سکتیں۔

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحبؓ شہید افغانستان کے شاگرد

حضرت مولوی عبدالستار خان صاحبؓ

المعروف بہ بزرگ صاحب

کے حالاتِ زندگی

(سید میر مسعود احمد۔ ربوہ)

دوسری اور آخری قسط

بعض روایات

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ:

ایک دفعہ یوروپ سے کسی شخص نے کوئی کھانے کی چیز از قسم حلوہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھجوائی۔ حضور نے اسے اپنے موجود احباب میں تقسیم کردیا۔ مولوی عبدالستار خان صاحب اُس وقت موجود نہ تھے حضور نے ان کے لئے دُگنا حصہ رکھ لیا۔ جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو انہیں ان کا حصہ دے دیا۔ مولوی صاحب ان دنوں جسم میں درد اور کھانسی کے عارضہ سے بیمار تھے۔ وہ حلوہ کھانے سے ان کی شکایت جاتی رہی اور وہ بالکل تندرست ہوگئے۔

(اخبار الفضل ۱۷/نومبر ۱۹۳۳ء)

☆...... محمد فاضل ابن نور محمد سکنہ کبیروالا، ضلع ملتان (حال ضلع خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ قادیان گئے۔ اُس وقت موسم سرما تھا۔ اُن کے پاس اوڑھنے کو کوئی کپڑا نہ تھا۔ ان دنوں مولوی عبدالستار خان صاحب کابلی بھی موجود تھے۔ ہم دونوں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح اولؓ) کے مطب میں سوئے۔ حضرت مولانا حکیم صاحب نے انہیں دو لحاف دے دئے۔ رات کو اٹھ کر دونوں تہجد پڑھتے تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صبح کو جب سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو دونوں سردی کی وجہ سے پہلے ہی دھوپ میں جا بیٹھتے تھے ...... حضور جب باہر تشریف لاتے تو ہماری طرف دیکھتے تھے۔ جب ہماری نظریں اٹھتیں تو حضور اپنی نظریں نیچی کر لیتے تھے۔ اُس وقت مولوی عبدالستار خان صاحب کی حالت ایک مجذوب کی سی تھی۔ ان میں جذبہ محبت انتہا تک پہنچا ہوا تھا۔

(ملخص از رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۳۶)

☆...... اخبار الحکم ۲۴ رنومبر ۱۹۰۱ء رقمطراز ہے کہ:

خوست علاقہ غزنی سے حضرت اقدسؑ کے ایک مخلص مرید مولوی عبدالستار صاحب مع اپنے تین رفیقوں کے تشریف لائے۔ مولوی عبدالستار صاحب کی زبانی ہمیں معلوم کرکے از بس افسوس ہوا کہ ہمارے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخلص دوست مولوی عبدالرحمٰن صاحب جو علاقہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت کا موجب ہوئے کسی ناخدا ترس کے اشارہ سے شہید کردیئے گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

(اخبار الحکم ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۵)

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب کی شہادت کے بعد میرا دل گھبرا رہا تھا بوقت خواب میری زبان پر جاری ہوا "آتش عشق آمد و گرد و جوار من بسوخت"۔ کابل کے بارہ میں (القاء ہوا) "قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ قَتَلُوْهُ"۔

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت شہید مرحوم نے فرمایا کہ میری زبان پر جاری ہوا کہ "درویشاں سنگ برامید ارند" یعنی جو درویش ہوتے ہیں اگر ان پر پتھر برسائے جائیں تو پرواہ نہیں کرتے۔

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ امیر حبیب اللہ خان کو مَیں نے خواب میں دیکھا تو میری زبان پر آیا: "اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یَا فِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا" یعنی اے فرعون مَیں تجھے ہلاک شدہ یقین کرتا ہوں۔

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ ابھی آپ کو شہید نہیں کیا گیا تھا کہ میری زبان پر جاری ہوا: "عَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰی بِهِمُ الْاَرْضُ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ"۔

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ کابل کے بارہ میں القاء ہوا: "خَرِبَتِ الْخَیْبَرُ وَهَلَكَتِ الْاَعْدَآءُ فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰی. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰی"۔

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ جب حضرت شہید مرحوم کی لاش کو قبر سے نکالا گیا تو ان کی زبان پر جاری ہوا: "وَجَآءُوْا بِاَمْرٍ عَظِیْمٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ"۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم صفحہ ۲۳، ۲۶/دسمبر ۱۹۲۱ء کو شائع ہوا)

وضاحت از مرتب:

{یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب سردار نصراللہ خان برادر امیر حبیب اللہ خان کے حکم پر والی خوست سردار محمد اکبر شاہ غاصی چند سپاہی لے کر رات کو سیدگاہ آیا اور حضرت شہید مرحوم کا تابوت اس مقام سے جہاں کو ملاں میر ونے کابل سے لا کر دفن کیا تھا نکال کر غائب کر دیا۔

(سید مسعود احمد) }

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ قادیان میں قیام کے دوران ایک مرتبہ حضرت شہید مرحوم نے بیان کیا کہ: "قادیان میں وہی آرام سے رہتا ہے جو درود شریف بہت پڑھتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت سے محبت رکھتا ہے۔

مسجد مبارک میں اللہ تعالیٰ نے مکہ اور مدینہ کی برکتیں نازل کی ہیں۔

جب منارۃ المسیح مکمل ہوجائے گا تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کمالات اور فیضان کا نزول ہوگا"۔

(سید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم صفحہ ۲۰)

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ ایک روز حضرت صاحبزادہ صاحب کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ آپ نے فرمایا: "مَیں دیکھتا ہوں کہ ملائکہ نے میرے سبب بہت سے لوگوں کو قتل کیا ہے۔ مَیں کیا کروں مَیں نے تو کسی کو قتل نہیں کیا۔

(سید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم صفحہ ۲۰)

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مَیں بارہا آسمان پر گیا ہوں اور لوگ جو سات آسمان بتاتے ہیں ان سے کہیں زیادہ آسمان ہیں۔ مَیں نے آسمان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر دیکھا ہے۔

(اخبار الحکم ۱۴/دسمبر ۱۹۳۵ء)

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ مَیں جنت میں بہت دفعہ داخل ہوتا ہوں اور میوے کھاتا ہوں اور مَیں چاہتا ہوں کہ تمہارے واسطے بھی پھل لاؤں۔ ۔ خواہم از جنت چیزہائے برائے شما آورم۔ مگر مجھے اجازت نہیں۔ (اخبار الحکم ۱۴/دسمبر ۱۹۳۵ء)

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ مَیں جو باتیں لوگوں کو سناتا ہوں اس سے بہت کم درجہ کی باتوں پر لوگوں کو قتل کردیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ جب مَیں یہ باتیں کرتا ہوں تو مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کو میرا مارنا منظور ہوگا تو یہ حکمت کا طریق مجھ سے چھین لیا جائے گا۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم صفحہ ۱۴)

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ہم نے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کو پہچانا تھا۔ اُس کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں کھٹکھٹانے کی ترکیب بتائی ہے کہ اس طرح کھٹکھٹاؤ تو دروازہ کھولا جائے گا"۔

(چشمدید واقعات شہید مرحوم حصہ دوم صفحہ ۱۷)

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ پہلے بھی کبھی کبھی رسول اللہ ﷺ کا بروز مجھ پر آتا تھا مگر مقدر یہ تھا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملوں گا تو پھر آنحضرت ﷺ کبھی بھی مجھ سے جدا نہیں ہونگے۔ (شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم صفحہ ۱۷)

☆...... سید احمد نور نے بیان کیا کہ ایک روز حضرت صاحبزادہ صاحب نے مولوی عبدالستار خان سے کہا کہ میرے چہرے کی طرف دیکھو۔ مولوی صاحب دیکھنے لگے لیکن دیکھ نہ سکے اور نظریں نیچی ہو گئیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کا چہرہ سورج کی طرح روشن تھا، اسے دیکھنے سے آنکھیں چندھیا جاتی تھیں۔ مولوی عبدالستار خان نے سُبْحَانَ اللّٰه، سُبْحَانَ اللّٰه کہنا شروع کردیا۔ (شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ ۲)

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ مَیں ...... گواہی کے طور پر خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جو آسمان و زمین کا مالک ہے اور جو قادر مطلق خدا ہے کہ مَیں نے احمد قادیانی اور محمد عربی علیہما الصلوٰۃ والسلام کو ایک وجود میں دیکھا اور بار بار دیکھا کہ کوئی فرق ان دونوں وجودوں میں نہیں پایا۔ ....

حضرت صاحبزادہ مولانا عبداللطیف شہید مرحوم نے بھی یہی فرمایا تھا۔ (شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم صفحہ ۲۹، ۳۰)

☆...... بزرگ صاحب بیان کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضرت شہید کو بڑی محبت تھی۔ ان کا رنگ عاشقانہ رنگ تھا۔ جب وہ حضور کی مجلس میں بیٹھتے تھے تو ان کی حالت اور کی اور ہو جاتی تھی۔ فرمایا کرتے تھے کہ:

"مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس رنگ میں دیکھا ہے کسی نے نہیں دیکھا ...."۔

صاحبزادہ صاحب جب حضور کی مجلس میں بیٹھتے تو حضور کے پاؤں دبایا کرتے تھے۔

(اخبار الحکم ۲۱/مارچ ۱۹۳۱ء صفحہ ۳)

☆...... بزرگ صاحب بیان کرتے تھے کہ:

ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باغ کی طرف سیر کو جارہے تھے تو راستہ میں مجھے اور عبدالجلیل سے کہا کہ میرے ماتھے کی طرف دیکھو کہ تم اس کو دیکھنے کی طاقت رکھتے ہو۔ جب ہم نے دیکھا تو وہ ایسا چمکتا تھا جیسے آفتاب۔ ہماری آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور ہم نے نظر نیچی کرلی۔

ایک مرتبہ رات کے وقت بھی ایسا واقعہ ہوا۔ آپ مہمان خانہ میں کوٹھڑی میں تشریف رکھتے تھے۔ اور یہ زمانہ ان کے کمال عشق کی حالت کا تھا۔ جب مَیں نے اور عبدالجلیل نے نظر کی تو ایک بہت بڑے روشن ستارے کی طرح معلوم ہوا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ ہمارے ساتھ وزیر محمد (وزیری ملاّ) بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے کہا کہ مجھے نظر نہیں آیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: "شما تقویٰ ندارید" یعنی تمہیں

تقویٰ نصیب نہیں۔(الحکم ۱۴؍دسمبر ۱۹۳۵ء)

(نوٹ: مولوی عبدالجلیل صاحب صحابی تھے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے خادم خاص تھے۔ جب حضرت صاحبزادہ صاحب کو گرفتار کرکے کابل لایا گیا تو وہ ساتھ آئے تھے انہوں نے بھی قیدو جلاوطنی کی صعوبتیں اٹھائیں تھیں)۔

☆...... بزرگ صاحب نے بیان کیاکہ جب صاحبزادہ عبداللطیف قادیان سے خوست واپس جارہے تھے تو راستہ میں مَیں نے کہاکہ وہاں آپ کو قتل کرڈالیں گے۔اس پر آپ نے فرمایا"من نہ میرم"۔اور یہ بھی کہا "موت بامن نہ آئید"۔ جب آپ شہید ہوگئے تو رؤیا میں مجھے ان کی زیارت ہوئی۔مَیں نے ان سے دریافت کیاکہ آپ تو کہتے تھے کہ "موت بامن نہ آئید"۔انہوں نے جواب میں فرمایا: "کارہائے خدا ہم عظیم است"۔

(الحکم ۱۴؍دسمبر ۱۹۳۳ء)

{نوٹ از مرتب: صاحبزادہ صاحب کے اس قول کی وضاحت کہ موت مجھ پر نہ آئے گی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے ہوتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خداتعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں وہ چند دنوں کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہیں۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا. بَلْ اَحْيَآءٌ﴾۔ یعنی تم ان کو مردے مت خیال کرو۔ جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں وہ تو زندے ہیں۔ پس شہید مرحوم کا اسی مقام کی طرف اشارہ تھا"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۶ تا ۵۸)}

بزرگ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

واقعہ سنگساری کے متعلق (رؤیا میں) مَیں نے دریافت کیاکہ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ فرمایا: "مجھے کوئی دکھ نہیں ہوا اور مَیں نے کوئی تکلیف محسوس نہیں کی"۔

(الحکم ۱۴؍دسمبر ۱۹۳۵ء)

بزرگ صاحب نے فرمایاکہ:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حضرت شہید مرحوم کو بڑی محبت تھی۔ان کا رنگ عاشقانہ رنگ تھا۔وہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس مبارک میں بیٹھتے تھے تو ان کی حالت اَور کی اَور ہوجاتی تھی۔ وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نے جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہے اس رنگ میں کسی نے نہیں دیکھا۔چنانچہ آپ کا ایک شعر بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔

عطرے نورے وہم اعظم سرمۂ چشم کرم
برتے تیغ روئے خوباں لشکر شاہ دارم

(اخبار الحکم ۲۱؍مارچ ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

بزرگ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

"جب آپ (یعنی شہید مرحوم) حضورؑ کی مجلس میں بیٹھتے تو حضور کے پاؤں دبایا کرتے تھے"۔

(الحکم ۲۱؍مارچ ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

بزرگ صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ایک دفعہ (سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں کہاکہ) لوگ قرآن کریم کی ان آیات کو متشابہات میں سے سمجھتے ہیں جو خداتعالیٰ کی صفات کے بارہ میں آئی ہیں۔ مگر میرے لئے اس قسم کی آیت متشابہ ہیں جیسے رب العالمین۔ مَیں عالم کو مانتا ہوں اس لئے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ورنہ مَیں اسے دیکھتا ہوں۔اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسکرائے اور فرمانے لگے: "وجودی اسی مقام پر پھسل گئے ہیں کیونکہ جب وہ فانی ہو کر عالم کو نہیں دیکھتے تو انکار کردیتے ہیں"۔

(الحکم ۲۱؍مارچ ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

بزرگ صاحب نے فرمایاکہ:

"ایک دفعہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھاکہ بعض صوفیاء کہتے ہیں کہ ادراک کنہہ باری تعالیٰ محال ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ممکن ہے ان میں سے کون سا فریق حق پر ہے"۔ آپ نے فرمایا: ادراک کی کنہہ باری تعالیٰ کے یہ معنی نہیں کہ یہ معلوم کیا جائے کہ خدا تعالیٰ کیا چیز ہے اور یہ ناممکن ہے۔ جیساکہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا تھاکہ مَیں خداتعالیٰ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں۔ تو فرعون نے سوال کیاکہ "وَمَا رَبُّ الْعَالَمِيْن"۔ خدا کیا چیز ہے۔اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ﴾ یعنی آسمانوں اور زمین کا اور سب کا وہ ربّ ہے بشرطیکہ تم یقین کرو۔ اور فرعون نے کہا کہ ﴿اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ﴾ یعنی اے لوگو تم سنتے ہو۔اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ رَبُّ الْعَالَمِيْن کیا چیز ہے۔

پھر موسیٰ علیہ السلام نے کہاکہ ﴿رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ﴾ یعنی تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا بھی وہی رب ہے۔اس پر رسول کہنے لگاکہ یہ رسول یقیناً مجنون ہے کیونکہ مَیں ذات باری تعالیٰ کی کنہہ پوچھتا ہوں اور وہ افعال باری تعالیٰ بیان کرتا ہے۔

یہ بیان کرکے حضورؑ نے فرمایا:

"کنہہ معلوم کرنے کے معنی یہ ہیں کہ خداتعالیٰ کا احاطہ کیا جائے۔ اور یہ نہیں ہو سکتا۔اگر ایسا ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام افعال باری تعالیٰ سے کیوں جواب دیتے۔ دلیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ﴾

(الحکم ۲۱؍مارچ ۱۹۳۵ء)

مَیں نے دیدار باری تعالیٰ کے متعلق ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ سے بھی سوال کیا تھا۔ مَیں پسند کرتا ہوں کہ اس جواب کو بھی بیان کردوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے فرمایا تھاکہ:

"رویت (دیدار) الگ چیز ہے۔اور ادراک الگ چیز ہے۔اور دلیل میں یہ آیت بیان فرمائی: ﴿فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحَابُ مُوْسٰى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ. قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ﴾۔ فرمایا: دیکھو اس آیت شریف میں دو باتیں ہیں۔ایک رویت اور دوسرا ادراک۔ دیدار تو ﴿تَرَآءَ﴾ کے لفظ سے ثابت ہے لیکن ادراک ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں ﴿كَلَّا﴾ نہیں ہم مُدْرَك نہیں۔ یہاں ﴿كَلَّا﴾ سے دیدار کی نفی مراد نہیں تھی۔اس سے معلوم ہواکہ ادراک اور ہے اور دیدار اور۔ دیدار کے معنی ہیں دیکھنا اور ادراک کے معنی ہیں احاطہ کرنا۔اگر دونوں کے ایک ہی معنی ہوتے تو موسیٰ علیہ السلام لفظ ﴿كَلَّا﴾ کہہ کر انکار کیونکر کرتے"۔

(الحکم ۲۱؍مارچ ۱۹۳۵ء)

بزرگ صاحب فرماتے تھے:

"کرم دین کا مقدمہ جب بہت لمبا ہوگیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور ہی میں مقیم ہوگئے۔ مقدمہ کے آخری ایام میں مَیں بھی گورداسپور چلا گیا تھا۔ ان دنوں میں کچھ بیمار تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت ہوگئی تو آپ نے بہت محبت سے میرا حال دریافت فرمایا اور فرمایا: "تم بیمار معلوم ہوتے ہو"۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے بھی فرمایاکہ چہرے کا رنگ متغیر ہے۔

حضورؑ کی عادت تھی کہ کوئی چھوٹا آدمی بھی ملنے کے لئے آتا تھا تو یوں اس کا حال دریافت فرماتے تھے جیسے کسی بڑے آدمی کا حال دریافت کیا جاتا ہے۔ پرسان حال کے وقت آپ کا لہجہ بہت شیریں ہوا کرتا تھا۔ الغرض مَیں بھی وہیں مقیم ہوگیا۔

ایک دن بذریعہ ڈاک ایک جرمن عورت نے حضورؑ کو حلوہ بھیجا اور ساتھ ہی ایک خط لکھاکہ آپ سچے مسیح ہیں اور آپ وہی مسیح ہیں جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔

حلوہ بہت ہی مقوی چیزوں سے بنا ہوا تھا۔ حضورؑ کی عادت تھی کہ جب آپ کے پاس کوئی چیز آتی تھی تو اس کو اپنے دوستوں میں بھی تقسیم فرمایا کرتے تھے اور اس میں ہر چھوٹے بڑے کا خیال رکھا کرتے تھے۔ اگرچہ اُس وقت مَیں وہاں موجود نہ تھا مگر حضورؑ نے میرے لئے اُس حلوے میں سے عام تقسیم سے دُگنا حصہ رکھوایا۔ جب مَیں نے اس حلوے کو کھایا تو میری بیماری اس حلوے سے دور ہوگئی۔ (الحکم ۲۱؍مارچ ۱۹۳۵ء)

بزرگ صاحب نے بیان کیاکہ مقدمہ کرم دین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر لوگوں کو فرمایا کرتے تھے کہ یہ مقدمہ ہمارے حق میں ہوگا۔ یہ مقدمہ دو سال تک لمبا ہوگیا اور اس کی طوالت کی وجہ سے طبیعتیں تنگ ہورہی تھیں کہ کب فیصلہ ہو۔ ایک دن کشفی حالت میں میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے "اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا"۔ مَیں نے اس کشفی حالت میں ہی کہاکہ مدد کب دی جائے گی تو جواب میں یہ الفاظ جاری ہوئے "اَلْيَوْمَ نَنْصُرُ رُسُلَنَا"۔ مَیں نے حضرت اقدسؑ کو اس کشف کی اطلاع دے دی تھی۔ خدا کے فضل کی یہ بات ہے کہ اسی دن اس مقدمہ کا فیصلہ ہوگیا جو ہمارے حق میں تھا۔ (الحکم ۲۱؍مارچ ۱۹۳۵ء)

بزرگ صاحب نے بیان کیاکہ کرم دین کے مقدمہ کی واپسی پر حضورؑ نے بعض کو حکم دیاکہ تم چھینہ سٹیشن پر اتر کر قادیان پہنچو اور بعض کو یکّوں پر اپنے ساتھ آنے کا حکم دیا اور بعض کو (سامان والے) گڈوں کے ساتھ آنے کا حکم دیا۔

مَیں پیدل روانہ ہوگیا۔ نہر کے قریب جب ہم پہنچے تو حضورؑ کا رتھ آگیا۔ حضورؑ......... جب واپس آرہے تھے تو ہم نے......... چادر تان کر حضورؑ کے لئے سایہ کردیا اور حضورؑ سایہ میں چلنے لگے۔ حضورؑ نے مجھے دیکھ کر فرمایاکہ تم پیدل کیوں آرہے ہو تم کو یکّہ پر سوار ہونا چاہئے۔ مَیں نے عرض کی کہ حضور مَیں پیدل چل سکتا ہوں۔ نہر کے دوسری طرف (حضرت) خلیفہ اوّلؓ اور بہت سے اصحاب یکّوں پر انتظار کررہے تھے۔

حضرت خلیفۃ اوّلؓ کو جب معلوم ہواکہ حضورؑ نے ایسا فرمایا ہے تو (انہوں) نے مجھے بلایا اور حکم دیاکہ یکّے پر بیٹھو اور فرمایاکہ ...... تم کو لازماً بیٹھنا پڑے گا۔ چنانچہ مَیں بیٹھ گیا"۔

(الحکم ۲۶؍مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

بزرگ صاحب نے بیان کیاکہ:

"حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے نکاح کی تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے خطبہ پڑھا اور خطبہ میں حضرت نواب صاحب کو مخاطب کرکے فرمایاکہ:

"آپ کے بخت آپ کے دادا صدر جہاں سے بہت اچھے ہیں کیونکہ ان کے نکاح میں ایک بادشاہ کی لڑکی آئی تھی اور آپ کے نکاح میں ایک نبی کی لڑکی آئی ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت خود بھی تشریف فرما تھے)۔

(الحکم ۲۱؍مارچ ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

{نوٹ از مرتب: اس جگہ یہ وضاحت ضروری ہے کہ مالیر کوٹلہ کے ایک بزرگ صدر جہاں تھے۔ بادشاہ بہلول لودھی ان کو ملا تو اس نے اپنی بیٹی کی شادی شیخ صدر جہاں سے کردی۔ (سید مسعود احمد)}

بزرگ صاحب نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضور علیہ السلام بیمار ہوئے۔ مَیں بھی حضورؑ کی عیادت کے لئے گیا۔ حضورؑ ایک لوہے کی چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ چارپائی کے دوسری طرف بیٹھے تھے۔ مَیں جب اندر داخل ہوا تو ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ میرے بعد میاں چراغ الدین صاحب مرحوم لاہوری تشریف لے آئے۔ وہ میرے پیچھے ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ پھر مولوی محمد احسن صاحب امروہوی تشریف لائے تو ان کے لئے اندر سے ایک چھوٹی سی چارپائی لائی گئی۔ وہ اس پر بیٹھ گئے۔ ان کے پاس ایک کتاب تھی۔ انہوں نے اس کتاب کو کھول کر کہاکہ یہ کتاب حسن اشعری ہے اور اس میں ایک جگہ سے یہ پڑھا ہے کہ نبوت تشریعی منع ہے مطلق نبوت نہیں۔

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ حضورؑ نے فرمایاکہ ہمارے نزدیک یہ کہنا کہ مطلق نبوت جاری ہے کفر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد شریعت بھی رسول کریم ﷺ کی ہوگی اور برکت بھی رسول کریم ﷺ کی ہوگی۔ نہ کوئی اپنی شریعت لا سکتا ہے اور نہ کوئی اپنی برکت سے نبوت کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ رسول کریم ﷺ کے طفیل ہوسکتا ہے"۔

(الحکم قادیان، ۲۱؍مارچ ۱۹۳۵ء)

ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جو رات کی تاریکی میں نماز پڑھنے جائے گا اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے نور عطا کرے گا وہ نور جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں اور دوسرے بندوں میں فرق کرنے والا ہے وہ الہام اور کشف اور محدثیت ہے۔نیز ایسے گہرے اور دقیق مضامین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے خاص بندوں کے دلوں پر نازل ہوتے ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۳؍ستمبر ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۳؍تبوک ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْلَكُمْ. وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾(سورة الحديد آيت ۲۹)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دُہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت ابودرداءؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو رات کی تاریکی میں نماز پڑھنے جائے گا اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے نور عطا کرے گا۔

(سنن الدارمی کتاب الصلوٰۃ ۔باب فضل المشی الی المساجد فی الظُلم)

علامہ ابن حیان اندلسی سورۃ الحدید کی آیت ﴿يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا............﴾ (الحدید :۲۹) کے تحت ﴿وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس آیت میں نور سے مراد وہی نور ہے جو ارشادِ قرآنی ﴿يَسْعٰى نُوْرُهُمْ ......﴾ میں مذکور ہے۔ جو کفر کی حالت میں گناہ سرزد ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ وہ معاف فرمائے گا۔

اس مفہوم کی تائید میں یہ صحیح حدیث ہے کہ تین اشخاص ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دہرا اجر عطا فرمائے گا۔ ایک ان میں سے وہ اہلِ کتاب ہے جو اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور حضور ﷺ پر بھی۔

(بحر محیط)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ نور جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں اور دوسرے بندوں میں فرق کرنے والا ہے، وہ الہام اور کشف اور محدثیت ہے۔ نیز ایسے گہرے اور دقیق مضامین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے خاص بندوں کے دلوں پر نازل ہوتے ہیں۔" (ترجمہ از مرتب)(حمامۃ البشریٰ۔ صفحہ ۸۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"اس دن بھی ایمانی نور جو پوشیدہ طور پر مومنوں کو حاصل ہے، کھلے کھلے طور پر ان کے آگے اور ان کے داہنے ہاتھ پر دوڑتا نظر آئے گا"۔(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۷)

پھر فرماتے ہیں:

"اس روز تو دیکھے گا کہ مومنوں کا یہ نور جو دنیا میں پوشیدہ طور پر ہے ظاہر ظاہر ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف دوڑتا ہوگا"۔(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"اے مومنو! اگر تم متقی بن جاؤ تو تم میں اور تمہارے غیر میں خدا تعالیٰ ایک فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق کیا ہے کہ تمہیں ایک نور عطا کیا جائے گا جو تمہارے غیر میں ہرگز نہیں پایا جائے گا یعنی نورِ الہام اور نورِ اجابتِ دعا اور نورِ کراماتِ اصطفاء"۔(آئینہ کمالات اسلام ۔صفحہ ۲۹۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

"ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔ لیکن افسوس! کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور اُن کے اندر داخل ہو۔"(چشمۂ معرفت۔ صفحہ ۲۸۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اشعار کا ترجمہ یہ ہے:

محمد ﷺ کی جان میں ایک عجیب نُور ہے۔ محمدؐ کی کان میں ایک عجیب و غریب لعل ہے۔ دل اس وقت ظلمتوں سے پاک ہوتا ہے جب وہ محمد ﷺ کے دوستوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ کی زلفوں کی قسم کہ مَیں محمد ﷺ کے نورانی چہرے پر فدا ہوں۔ اس راہ میں اگر مجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے تو پھر بھی مَیں محمد کی بارگاہ سے منہ نہیں پھیروں گا۔ تُو نے عشق کی وجہ سے ہماری جان کو روشن کر دیا۔ اے محمد ﷺ تجھ پر میری جان فدا ہو۔ اے نادان اور گمراہ دشمن! ہوشیار ہو گا اور محمد ﷺ کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر۔ خبردار ہو جا! اے وہ شخص جو محمد ﷺ کی شان نیز محمد ﷺ کے چمکتے ہوئے نُور کا منکر ہے۔ اگرچہ کرامت اب مفقود ہے مگر تو آ اور اسے محمد ﷺ کے غلاموں میں دیکھ لے۔(آئینہ کمالات اسلام)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تیرے پر جان قربان ہو اے بہتر مخلوقات! ہم نے تیری خبر کا نُور اندھیرے میں دیکھ لیا۔ ہم نے وہ نشان دیکھ لیا جو پلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے اور غافلوں کو مرض سے شفا بخشتا ہے۔ ہم نے سورج اور چاند کو دیکھ لیا جیسا کہ تُو نے اشارہ کیا تھا۔ بہ تحقیق دونوں کو گرہن لگ گیا تا خلقت منور ہو۔ ہمارے لئے ہمارے ربّ کی طرف سے نُور عظیم ہے۔ ہم تجھے دکھائیں گے جیسا کہ تلوار کی چمک دکھلائی جاتی ہے۔(نور الحق جلد دوم)

الہام ۱۸۹۳ء:"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ .وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ يَجْعَلْكُمْ مِّنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ . اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُحْسِنِيْنَ. هٰذَا مَا اَلْهَمَنِيْ رَبِّيْ فِيْ وَقْتِيْ هٰذَا وَمِنْ قَبْلُ يُنْعِمُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ خَيْرُ الْمُنْعِمِيْنَ"۔ تو کہہ کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اور وہ تمہیں اپنا خاص نور عطا کرے گا اور تمہیں کوئی امتیازی نشان بخشے گا۔ اور اپنے منصوروں میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اللہ نکوکاروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

یہ ہیں وہ الہام جو میرے ربّ نے مجھے اسی وقت اور اس سے قبل کئے۔ وہ جس پر چاہتا ہے انعام کرتا ہے اور وہ سب منعموں سے بہتر ہے"۔(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۷۴۔۳۷۵)

"اِنِّيْ اُنَوِّرُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ . ظَفَرٌمِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِيْنٌ . ظَفَرٌ وَّ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ . فَخر اَحْمَدَ"۔(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیه السلام صفحه ۱۸)

مَیں روشن کروں گا ہر اس شخص کو جو اس گھر میں ہے۔ خدا کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔ خدا کی طرف سے ظفر اور فتح۔ احمد کا فخر"۔(تذکرہ صفحہ ۲۹۵۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

❀❀❀...............❀❀❀

اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ. (الحدیث)

میرے محترم پیارے حضرت میاں مظفر احمد صاحب

(محمد صدیق بھٹی)

{مکرم محمد صدیق صاحب بھٹی کو قریباً ساڑھے چھ سال تک حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (امیر جماعت احمدیہ امریکہ) کے ذاتی گھریلو خادم کی حیثیت سے آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے اپنے سادہ الفاظ میں حضرت میاں صاحب مرحوم کے محاسن کا ذکر کیا ہے جن سے آپ کی خلافت سے محبت، جذبۂ خدمت دین، خادموں سے شفقت اور دلداری وغیرہ کا خصوصیت سے نمایاں کیا ہے۔ حضرت میاں صاحب کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی تحریک کے ساتھ یہ مضمون ہدیۂ قارئین ہے۔ (مدیر)}

میری مجبوری یہ ہے کہ مَیں ان پڑھ آدمی ہوں۔ صرف تھوڑا بہت لکھنا آتا ہے۔ میرے لفظوں میں غلطیاں ہونگی، میرے مضمون کا تسلسل درست نہیں۔ مَیں نے چونکہ حضرت میاں صاحب کے ساتھ ساڑھے چھ سال ڈیوٹی کی ہے جو کچھ لکھ رہا ہوں وہ میرے جذبات ہیں اور سب کچھ سچ ہے۔ گزارش ہے کہ میرا مضمون جیسا بھی ہے چھپوا دیا جائے۔ جزاک اللہ۔

۶ر مئی ۱۹۹۴ء کو عید والے دن شام تقریباً چار پانچ بجے کے درمیان میں امریکہ پہنچا۔ حضرت میاں صاحب کی آنکھوں کا آپریشن ہوا تھا اور اس وقت حضرت میاں صاحب نیچے دفتر میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ گھر پہنچتے ہی پہلے حضرت میاں صاحب کے کمرہ میں سلام کیا۔ کہنے لگے تم آگئے۔ 'جی میاں صاحب'۔ کمزور بہت تھے اور درد بھی شاید ہو رہا تھا۔ مزید اور کوئی بات نہ ہوئی۔ پاکستان بیت الفضل (اسلام آباد) میں حضرت میاں صاحب نے مجھے دیکھا ہوا تھا۔ میری سیلکشن جناب میاں ظاہر احمد صاحب عرف بتّو صاحب نے کر کے حضرت میاں صاحب کی اجازت لی تھی۔

حضرت میاں صاحب آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہے تھے۔ اسی سال ۱۹۹۴ء کے جلسہ سالانہ پر پیارے حضور نے بھی امریکہ آنا تھا۔ حضرت میاں صاحب باوجود کمزوری اور درد کے ہمت اور حوصلے کے عزم لئے جوانوں کی طرح کام شروع کر دیا۔ گھر بھی میٹنگ ہوتیں اور مسجد میں بھی۔ کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ حضرت میاں صاحب بیمار ہیں۔ اتنے کمزور ہونے کے باوجود خدا نے ان کا حوصلہ پیارے حضور کی آمد کی خوشی میں اتنا بڑھا دیا تھا۔ جتنے دن پیارے حضور نے قیام کیا حضرت میاں صاحب ایک محاذ پر لڑنے والے جرنیل کی طرح چاق و چوبند رہے۔ جلسہ سے واپس آتے، تھوڑا آرام کرتے، مَیں تھوڑا دباتا اور پھر اگلے پروگرام کے لئے تیار ہو جاتے۔

حضرت میاں صاحب ۱۹۹۴ء کے جلسہ کے بعد دن بدن صحت مند ہوتے گئے اور ساتھ ساتھ وزن بھی بڑھتا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے بہت اچھی صحت ہوگئی۔ خاندان کے احباب و خواتین آتے، خوب گپ شپ ہوتی۔ حضرت میاں صاحب بہت بڑے مہمان نواز تھے۔ خاندان کے احباب و خواتین جب آتے جو کچھ گھر میں موجود ہوتا پیش کرتے۔ میٹھی چیزیں بہت پسند تھیں۔ نام لے کر میٹھی چیزیں منگواتے کہ فلاں آئس کریم لانا، فلاں یوگٹ لانا، گھر فلاں چیز میٹھی بنواتے اور مہمانوں کو پیش کرتے۔

پاکستان سے اکثر حضرت میاں صاحب کے پرانے دوست آتے اور آکر فون کرتے۔ میاں صاحب مَیں فلاں بول رہا ہوں۔ آپ سے ملنے کی درخواست ہے۔ کہتے اچھا ٹھیک ہے رات کھانے پر آجائیں۔ اپنے دوستوں سے مل کر بہت خوش ہوتے۔ کافی کافی دیر دوستوں میں بیٹھ کر گپ شپ ہوتی۔

مَیں دوستوں کا نام اس وجہ سے نہیں لکھ رہا کہ کچھ مجبوریاں ہیں لیکن یہ ضرور لکھوں گا کہ جب دو دوست ملتے تو یوں لگتا دوست نہیں دو بھائی صدیوں بعد مل رہے ہیں۔ یہ کیفیت ہوتی۔

دو تین دفعہ انٹرویو لینے کے لئے بھی لوگ آئے۔ ایسے موقعوں پر میرا بھی واسطہ زیادہ رہتا۔ باتیں کرتے ہوئے مَیں حضرت میاں صاحب کے چہرے کی طرف دیکھتا۔ مَیں اپنے آپ کو قابو نہیں کر سکتا یہ الفاظ لکھتے میرا صبر ٹوٹ جاتا ہے کہ کس جلال سے میاں صاحب مخاطب کو جواب دیتے۔ سچائی، یقین، ایمان، ان کا تکیہ تھا۔

ایک چیز جو کہ مَیں نے خاص طور پر نوٹ کی وہ ہر آدمی کو اپنے جیسا ہی سچا ایماندار سمجھتے تھے حالانکہ اکثر لوگ ان سے صاف اور سیدھی بات نہیں کہتے تھے۔

بہرحال مَیں پہلی دفعہ اڑھائی سال کے قریب امریکہ میں رہا۔ میرا دل کوئی خاص نہ لگا اور مَیں اکتوبر ۱۹۹۶ء میں پاکستان چلا گیا۔

دسمبر ۱۹۹۷ء کو دوبارہ امریکہ آیا۔ حضرت میاں صاحب دیکھنے میں بہت اچھے لگ رہے تھے۔ وزن بھی ماشاءاللہ بڑھا ہوا تھا۔ لیکن چلنا پھرنا تو کب سے نہ ہونے کے برابر تھا۔ اس لئے کمزوری پہلے سے زیادہ تھی یعنی میری مراد چلنے پھرنے سے لگتا تھا ٹانگوں سے محسوس ہوتا تھا۔

۱۹۹۸ء میں پھر پیارے حضور امریکہ کے جلسہ سالانہ پر آئے۔ حضرت میاں صاحب پھر جواں ہمت اور عظیم حوصلے سے دن رات کاموں میں مشغول رہے۔ لیکن اس دفعہ تھکاوٹ ضرور محسوس کرتے تھے۔ اظہار کبھی نہیں کیا لیکن جب جلسہ سے واپس آتے تو مجھے دبانے کے لئے کہتے تو ان کے کراہنے سے اور ہائے اماں جی کہنے سے پتہ لگتا کہ بہت تھکے ہوئے ہیں۔ مَیں دبانے کے بعد سر کو مساج کرتا اور کہتے تمہیں اچھی مساج کرنا آتی ہے۔ ایک دو لوگوں سے کہا کہ یہ مساج اچھی کرتا ہے۔ اس تعریف سے مجھے خوشی ہوتی تھی۔

چلنے پھرنے اور کوئی ورزش نہ کرنے کی وجہ سے انہیں بستر سے بہت لگاؤ ہو گیا۔ لمبا عرصہ بستر پر رہے۔ جسمانی مسل، باڈی مسل سب جواب دے گئے۔ اب کوشش کے باوجود بھی چلنے پھرنے میں دشواری تھی۔ حضرت میاں صاحب اور حضرت چوہدری ناصر احمد سیال صاحب آج سے آٹھ نو ماہ پہلے ایک ہی ہسپتال میں داخل ہوئے۔ ایک ہی فلور پر بالکل قریب قریب۔

ایک خواہش کا ذکر بھی کرتا چلوں۔ یہاں پھر میرا صبر لبریز ہوتا جا رہا ہے جو جو سین مَیں نے دیکھے وہ کبھی نہ بھولوں گا۔ میاں ناصر صاحب کی خواہش کہ مَیں بھائی یعنی حضرت میاں صاحب کو دیکھوں بھی اور سلام بھی عرض کروں۔ خدا کی شان کہ حضرت میاں صاحب کے ایکسرے وغیرہ تھے وہ کروا کر واپس آرہے تھے اور چوہدری ناصر سیال صاحب کے بھی کوئی ٹیسٹ تھے وہ کروانے جا رہے تھے۔ راستے میں دونوں ایک ہی جگہ سے اپنے، بیڈ پر لیٹے ہوئے گزرے۔ سلام دعا ایک دوسرے سے لیٹے لیٹے کیا۔ اور اس طرح چوہدری ناصر صاحب کی خواہش خدا نے پوری کر دی۔ چوہدری ناصر احمد صاحب بھی بڑے پیارے شخص تھے۔ مَیں انہیں بھی تاحیات یاد رکھوں گا۔ وہ اسی ہسپتال میں اسی دوران وفات پاگئے۔ مولا کریم انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

حضرت میاں صاحب پھر اس کے بعد نہ سنبھلے۔ دن بدن ان کے پٹھے کمزور ہوتے گئے۔ اس دوران مجھے اور بھی زیادہ ڈیوٹی کرنے کا موقع ملا۔ خدمت کا لفظ، خدمت وہ ہوتی ہے جو بے لوث بلا معاوضہ کی جاتی ہے۔ میرے تو چھ بچے ہیں مَیں ان کو پالنے کے لئے معاوضہ لے کر ڈیوٹی کرتا ہوں یا تھا۔ لیکن حضرت میاں صاحب میرے روحانی باپ تھے۔ مَیں ان کی عزت اپنے بڑوں سے زیادہ کرتا تھا۔ مجھ سے اکثر غلطیاں ہوتیں اور اکثر جھاڑ بھی دیتے۔ تھوڑی دیر بعد پیار بھی کرتے۔ ایک دفعہ مجھے اچھی خاصی جھاڑ کر شام کو ان کے ایک بہت ہی اچھے دوست نے کھانے پر آنا تھا۔ ان کا نام ڈاکٹر حیدر ہے۔ وہ میاں صاحب کے بہت اچھے دوستوں میں سے ایک ہیں۔ کھانا آدھا کھایا تو ڈاکٹر صاحب کے سامنے میرا دل رکھا اور کہا کہ صدیق کھانا بہت اچھا ہے۔

خدمت کے متعلق اگر ایک ہستی کا مَیں ذکر نہ کروں تو گنہگار ہوں گا۔ وہ ہیں محترمہ بی بی امتہ القیوم صاحبہ۔ جس طرح کی خدمت محترمہ بی بی صاحبہ نے کی ہے ایسی خدمت فی زمانہ نہ کوئی خاتون کر سکتی ہیں نہ کریں گی۔ دن ہو یا رات حضرت میاں صاحب کے ساتھ سائے کی طرح رہی ہیں۔ اپنی صحت ٹھیک نہ ہونے کے باوجود لمبا عرصہ ہسپتالوں میں دن رات بیٹھ کر گزارتیں۔ کوئی عام جوان آدمی یا خاتون کے بس کی بات نہیں جو بی بی صاحبہ نے کی۔

خدمت کے سلسلہ میں اگر میں ظاہر احمد صاحب عرف بتّو صاحب کا ذکر نہ کروں تو پھر مَیں اپنا حق ادا نہیں کر پاتا۔ لوگ کچھ کہیں، دنیا کچھ سمجھے میرا حق ہے کہ سچ کو سچ لکھوں۔ جو خدمت ظاہر احمد صاحب عرف بتّو صاحب نے دونوں بزرگوں کی کی ہے اور پھر امریکہ جیسے ملکوں میں نوجوان آدمی ساری ساری رات اور سارا سارا دن ہسپتالوں کے ننگے فرشوں پر سونا، ہسپتالوں سے لانا، لے جانا، گھر میں دن رات کھڑے فی زمانہ امریکہ جیسے ملکوں میں کوئی نہیں کرتا۔ امریکہ میں ایسے نوجوانوں کی کوئی دنیا نہیں ہوتی۔ ہر کوئی اپنی مستی میں ہوتا ہے۔ بہرحال ظاہر احمد صاحب عرف بتّو نے تن من دھن کی بازی لگا کر خدمت کی ہے۔ مولا کریم سے میری دعا ہے کہ اللہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی راہوں پر گامزن کرے۔

حضرت میاں صاحب کو اللہ میاں نے بتا دیا تھا کہ مَیں اللہ میاں کے پاس جانے والا ہوں۔ وفات کے بعد بلکہ دفنانے کے بعد واپس آکر بتّو میاں نے ان کا جماعت والا بیگ کھولا جسے وہ صرف اور صرف جماعت کے کاغذوں سے بھرا رکھتے تھے لیکن اس وقت صرف میاں صاحب نے اس کے اندر اپنی وصیت کی فائل مکمل کر کے رکھی ہوئی تھی اور باقی سارے جماعتی کاغذات نکال کر کہیں اور رکھ دئے تھے اور بیگ ایسی جگہ رکھا کہ ہر وقت اس پر نظر رہے۔ مولا کریم میرے پیارے میاں صاحب کو وہاں بھی سکھ اور آرام کے سامان مہیا کرے۔ آمین

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت احمدیہ امریکہ کے
۵۳ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

مختلف موضوعات پر مفید علمی و تربیتی تقاریر

علاقہ کے غیر مسلم معززین کی شرکت اور جماعت احمدیہ کی قیام امن کے سلسلہ میں خدمات پر خراج تحسین

(رپورٹ مرتبہ: ڈاکٹر خالد احمد عطاء ۔ میری لینڈ ۔ امریکہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ کا ۵۳واں جلسہ سالانہ جو کہ ۲۸، ۲۹/ اور ۳۰/ جون ۲۰۰۲ء کو مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ میں منعقد ہوا بخیروخوبی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں امریکہ کی مختلف ریاستوں سے چار ہزار پانچ سو سے زائد احباب شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ کینیڈا، جرمنی، انگلستان اور پاکستان سے بھی مہمانان کرام جلسہ میں شریک ہوئے۔ الحمد للہ۔

نماز تہجد، درس قرآن و حدیث اور ملفوظات کے علاوہ علمی و روحانی تقاریر ہوئیں۔ علاقہ کے مختلف مذہبی لیڈر اور چرچ وغیرہ سے ۲۵۰ سے زائد غیر از جماعت و غیر مسلم مہمان شامل ہوئے۔

لیفٹیننٹ گورنر آف میری لینڈ سٹیٹ، سیرالیون مغربی افریقہ کے سفیر، ناظم اعلیٰ منٹگمری کاؤنٹی اور ایک پادری نے بھی جماعت احمدیہ کی امن کی کوششوں کو سراہا۔

جلسہ سالانہ امریکہ کی افتتاحی اور اختتامی تقریب دنیا بھر میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست (Live) دکھائی اور سنائی گئی جب کہ درمیانے دن کی کارروائی نارتھ امریکہ میں Live دکھائی گئی۔

امسال بھی جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد بیت الرحمٰن میں منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کا مرکزی موضوع "Isam-The religion of Peace" تھا۔ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت امریکہ کی علالت کے پیش نظر مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب قائم مقام امیر کی زیر نگرانی و ہدایات مکرم عبدالشکور احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ، مکرم مبشر احمد صاحب مبلغ سلسلہ، افسر جلسہ گاہ اور مکرم ظاہر احمد مصطفیٰ صاحب افسر خدمت خلق نے اپنی ٹیموں اور رضاکاروں سمیت بھرپور محنت سے کام کیا۔ فجزاهم اللہ احسن الجزاء۔

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALSNEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہمان جلسہ سے قبل آنا شروع ہوگئے تھے۔ جمعہ کے دن مسجد مکمل طور پر بھر چکی تھی۔ مسجد کے باہر بھی ایک بہت بڑا شامیانہ نصب کیا گیا تھا جس میں احباب نماز پڑھتے تھے۔

مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب جلسہ کی صدارت کر رہے ہیں۔
سٹیج پر مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب اور مکرم فلاح الدین صاحب شمس نمایاں ہیں

خواتین بھی اپنے جلسہ گاہ میں نمازوں میں شامل ہوتی تھیں کیونکہ مسجد تو اتنے نمازیوں کے لئے ناکافی تھی۔

خطبہ جمعہ میں مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرکاء جلسہ سالانہ کے لئے دعائیں پڑھ کر سنائیں نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا کی خاص تحریک کی۔ نیز مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی صحت کے لئے بھی دعا کی تحریک کی گئی اور دوستوں کو جلسہ سے مستفیض ہونے کی تحریک کی۔

جلسہ کی کارروائی

بعد نماز جمعہ و عصر جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس ٹھیک ساڑھے چار بجے مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی زیر صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب کی تلاوت سے شروع ہوا۔ مکرم طاہر احمد صاحب کھوکھر نے نظم سنائی اور اس کا انگریزی ترجمہ محترم یاسین شریف صاحب نے پیش کیا۔

مکرم و محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات پڑھ کر سنائے اور دوستوں کو پیار اور محبت اور اتحاد کی تلقین کی۔ نیز تبلیغ کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آپ نے مکرم مختار احمد صاحب چیمہ مبلغ سلسلہ ناظم پروگرام، مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب ناظم آڈیو ویڈیو اور سید شمشاد احمد صاحب ناصر ناظم مہمان نوازی اور مکرم علی مرتضیٰ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ کا بالخصوص ذکر کیا۔ اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کرائی۔

افتتاحی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر خلیل محمود ملک صاحب آف فلاڈلفیا نے اللہ تعالیٰ کی صفت ''السلام'' پر اور مکرم فلاح الدین صاحب شمس، صدر جماعت شکاگو نے ''مسلمانوں کی عائلی زندگی کس طرح بہتر بنائی جاسکتی ہے'' کے عنوان پر تقریر کی۔ برادر حسن حکیم صاحب صدر جماعت احمدیہ زائن نے ''اسلام رواداری کا مذہب ہے'' کے عنوان پر تقریر کی۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم ارشاد احمد صاحب ملہی مبلغ سلسلہ سان فرانسسکو نے پڑھائی اور نماز فجر کے بعد انہوں نے درس دیا۔

پہلے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب صدر جماعت لاس اینجلیز نے کی۔ حافظ سمیع اللہ چوہدری صاحب نے تلاوت اور مکرم مظہر الحق صاحب نے نظم پڑھی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عبدالعلی صاحب نے ''جہاد کبیر'' کے عنوان پر۔ اور دوسری تقریر مکرم علی مرتضیٰ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے ''حضرت مسیح موعودؑ موجودہ زمانہ کے نوح ہیں'' کے عنوان پر کی۔

مکرم لئیق احمد صاحب بٹ کی نظم کے بعد اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب نے ''احمدیت ۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ'' کے موضوع پر کی۔

دوسرا اجلاس

آج کا دوسرا اجلاس مکرم برادر منیر حامد صاحب نائب امیر کی صدارت میں مکرم نعیم احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مکرم مبارک احمد صاحب نے نظم سنائی جس کا ترجمہ مکرم موسیٰ اسد صاحب نے کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم محمد اسماعیل صاحب منیر کی تھی جو آپ نے ''حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی امن کے بارہ میں کوششیں'' کے عنوان پر کی۔ اس کے بعد مکرم پرویز اسلم صاحب نے نظم پڑھی۔

اس اجلاس کی بڑی اور اہم خصوصیت یہ تھی کہ اس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۵۰ سے زائد غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان تشریف لائے تھے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ اتنی کثیر تعداد میں غیر مسلم مہمان جلسہ میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ

اس کے بعد افسر صاحب جلسہ سالانہ مکرم عبدالشکور احمد صاحب نے گیسٹ سپیکر کا تعارف کروایا اور تقریر کرنے کی دعوت دی۔

اس سلسلہ میں پہلی تقریر Rev.Ted Durr جو یہاں Presbyterian چرچ کے سینئر پادری ہیں نے کی۔ انہوں نے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے دعوت دینے پر شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ کی بنی نوع انسان کے لئے خدمات اور جماعت کی امن کے قیام کی کوششوں کو سراہا اور اپنے چرچ کی طرف سے اس سلسلہ میں جو ریزولیوشن پاس کیا گیا تھا اسے پڑھ کر سنایا۔ اس ریزولیوشن کا متن درج ذیل ہے:

''ہمارے چرچ کا یہ خصوصی اجلاس اس وجہ سے ہو رہا ہے تاکہ ہم اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغ اور جماعت احمدیہ کی امن کے بارہ میں جو مساعی ہیں ان کی حمایت کریں۔ اور اس ضمن میں جماعت نے جو ایک کتابچہ بعنوان ''جہاد اور امن'' شائع کیا ہے اس کے بارہ میں ہم سب کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم اس کی پرزور تائید کرتے ہیں اور ہم دوسرے فرقہ کے لوگوں کو بھی کہنا چاہتے ہیں کہ وہ بھی جماعت احمدیہ کی تعلیم اور مساعی کی تائید کریں۔ اور ہم یہودیوں، عیسائیوں، کیتھولک اور دوسرے مذاہب کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ واقعۃً اسلام کے معنی امن کے ہیں''۔

یہاں یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ یہ پادری صاحب ہماری مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لائے تھے اور اس کتابچہ کی ۱۵۰ کاپیاں ہمارے مبلغ سید شمشاد احمد صاحب سے لے کر گئے تھے۔

ان کی تقریر کے بعد مکرم عبدالشکور صاحب نے کونٹی کے ناظم اعلیٰ Mr.Douglas M.Duncan کا تعارف کروایا اور تقریر کی دعوت دی۔ مسٹر ڈگلس اس سے قبل بیت الرحمٰن میں ایک دعائیہ سالانہ تقریب منعقد کرا چکے ہیں۔ اور جماعت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوب متعارف ہیں۔ آپ نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''مجھے اس بات کی بے حد مسرت ہے کہ مجھے آپ کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت مل رہی ہے۔ منٹگمری کاؤنٹی کی طرف سے میں تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں نیز ان کا بھی جو اس

پروگرام کو دیکھ رہے ہیں۔

حالات حاضرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ لوگوں نے بہت بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے اور اسلام جو ایک پرامن مذہب ہے اس کو صحیح انداز میں پیش کیا ہے۔ مَیں نے جرأت کا لفظ استعمال کیا ہے کیونکہ نہ صرف آپ نے بلکہ آپ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی اپنے ایک خطبہ جمعہ میں نہایت جرأت مندانہ طور پر جب کہ تمام لوگ نفرت کا شکار ہو چکے ہیں، آپ نے محبت، نوع انسانی سے ہمدردی، بھلائی اور ان کی عزت کی طرف بلایا ہے۔ اس موقعہ پر مَیں اس بات کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کے مبلغ امام شمشاد احمد ناصر نے بھی اس علاقہ میں امن اور باہمی اخوت اور بھائی چارہ کا پیغام دیا ہے اور مسجد کے دروازے تمام مذاہب کے لوگوں کے لئے کھول دئے ہیں اور مجھے یہاں بھی عبادت کا شرف حاصل ہوا ہے"۔

تقریر کے بعد مسٹر ڈگلس ڈنکن نے مکرم شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ کو سٹیج پر بلا کر منٹگمری کونٹی کی طرف سے فریم شدہ سرٹیفکیٹ بطور ایوارڈ دیا۔

مسٹر ڈنکن کے خطاب کے بعد مکرم عبدالشکور صاحب نے سیرالیون (مغربی افریقہ) کے سفیر کا تعارف کروایا اور تقریر کرنے کی دعوت دی۔

آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی سیرالیون میں اخلاقی، طبی اور تعلیمی میدان میں مساعی کو بہت سراہا اور سیرالیون میں حالیہ دردناک واقعات میں جو جماعت نے خدمات کی ہیں اس کا تذکرہ کیا۔

آپ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ:

"آپ نے امسال اپنے جلسہ سالانہ کے لئے مرکزی موضوع "اسلام پرامن مذہب ہے"۔ یہ موضوع نہ صرف احمدی مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام دنیا کے لوگوں کو معلوم کرانے کے لئے بھی بہت ضروری ہے کہ واقعۃً اسلام پرامن مذہب ہے۔

لیفٹیننٹ گورنر آف میری لینڈ سٹیٹ، جلسہ سالانہ امریکہ میں تقریر کے لئے تشریف لا رہی ہیں۔
آپ کے ساتھ مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ اور مکرم علی مرتضٰی صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ

انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ مذہباً مَیں مسلمان نہیں لیکن اسلامی لٹریچر مَیں نے مطالعہ کیا ہے۔ مَیں اس کانفرنس میں بھی ایک عام آدمی کی طرح شامل ہوں۔ میرے دل میں اسلام کی بہت عزت ہے اور مَیں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اسلام ایک مقدس مذہب ہے اور امن کی تعلیم دیتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جیسا کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ایک موقع پر فرمایا جو کہ مَیں نے ریویو آف ریلیجنز کے فروری ۱۹۹۷ء کے شمارہ سے حوالہ لیا ہے جس میں ان سے جرمنی میں ایک سوال کیا گیا تھا کہ آپ کی Inner Peace سے کیا مراد ہے؟ اس کے جواب میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا تھا کہ خداتعالیٰ کے ساتھ بھی امن کا تعلق ہو نیز اپنے آپ سے اور تمام بنی نوع انسان سے امن، پیار اور محبت کا تعلق ہو۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "جماعت احمدیہ کے مبلغین نے اس پیغام کو پورے ملک کے لوگوں کو کافی عرصہ پہلے پہنچایا اور لوگوں نے اس کو قبول کیا اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالا...... یہ وہ نقطہ تھا جس نے ہمارے قومی نظریات کو تقویت دی۔ اگر یہ کام احمدی مبلغین نے نہ کیا ہوتا تو غالباً اس طوفان کو جو کہ ہمارے دشمنوں نے اٹھایا تھا شاید ہم برداشت کرنے کی طاقت نہ رکھتے ...... انہوں نے اس حوالہ سے مزید کہا کہ جماعت احمدیہ سیرالیون میں مزید مبلغین بھیجے تاکہ وہ ہمارے لوگوں کو امن اور صلح و آشتی کا صحیح مفہوم سمجھنے کی صلاحیت میں مدد کریں"۔

عزت مآب جناب سفیر سیرالیون کی تقریر کے بعد مکرم عبدالشکور صاحب نے میری لینڈ کی لیفٹیننٹ گورنر کیتھلین کینیڈی ٹاؤسنڈ کا تعارف کروایا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حکومتی سطح پر کسی اعلیٰ عہدیدار نے ہمارے جلسہ میں شرکت کی۔

آپ نے ۱۱؍ستمبر کے حوالہ سے اپنی تقریر کا آغاز کیا اور اس سلسلہ میں مسلمانوں کی تنظیموں کے ساتھ رابطے کا ذکر بھی کیا۔

مہمانوں کی تقاریر کے بعد اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم ابراہیم نعیم صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "آنحضرت ﷺ بطور امن کا شہزادہ" جس کے ساتھ ہی یہ سیشن اختتام پذیر ہوا۔

مہمانوں کے ساتھ عشائیہ

اس اجلاس کے اختتام پر معززین اور مہمانان کرام کو ڈنر بھی پیش کیا گیا۔ عشائیہ کے دوران نہایت دلچسپ سوال وجواب کی مجلس ہوئی۔ مکرم برادر علی مرتضٰی صاحب نے اس تقریب کو خوب سنبھالا۔ سوالوں کے جواب دینے والوں میں مکرم مولانا مختار احمد صاحب چیمہ، مکرم مولانا سید شمشاد احمد صاحب ناصر، مکرم مولوی داؤد احمد حنیف صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم ظفراللہ ہنجرا صاحب، مکرم ملک کلیم احمد صاحب اور برادر رشید احمد صاحب تھے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر غیر از جماعت مہمان سامعین کا ایک منظر

اس موقع پر ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر، مکرم مسعود احمد صاحب جنرل سیکرٹری، ملک مبارک احمد صاحب فنانشل سیکرٹری، ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب ناظم آڈیو ویڈیو اور نیشنل عاملہ کے دیگر ممبران بھی شامل ہوئے۔

بعض مہمانوں نے سوال کرنے کی بجائے اپنے ریمارکس دئے کہ ہمارے لئے یہ پہلا موقع تھا کہ ہم کسی اسلامی فنکشن میں شامل ہوئے ہیں۔ آج ہم نے اسلام کی امن کی تعلیم کے بارے میں بہت کچھ سنا اور جانا ہے اور ہم جلسہ میں شریک ہو کر بہت خوشی محسوس کر رہے ہیں اس سے مزید بھائی چارے کی فضا قائم ہو گی۔

اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ہمارے مبلغ سلسلہ سید شمشاد احمد صاحب ناصر اور ان کی ٹیم نے بڑی محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

تیسرا دن

جلسہ کے تیسرے اور آخری دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا جو مکرم مولانا ظفراللہ ہنجرا صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھائی اور نماز فجر کے بعد درس دیا۔

آخری اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر قائم مقام امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ مبارک احمد صاحب آف شکاگو نے کی اور نظم مکرم رشید احمد صاحب بھٹی نے پڑھی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا مبارک احمد صاحب نذیر مبلغ سلسلہ کینیڈا نے کی۔ آپ نے "وقف زندگی کی اہمیت اور کینیڈا میں جامعہ احمدیہ کا اجراء" کے سلسلہ میں بہت پرجوش تقریر کی اور حاضرین کو اپنے بچے وقف کرنے کے بارہ میں تحریک کی۔ آپ کو کینیڈا میں مبلغ سلسلہ کے علاوہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کا پرنسپل بھی مقرر کیا گیا ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر کلیم ملک صاحب آف شکاگو نے "قرآن مجید۔ انسانیت کے لئے آخری لائحہ عمل" کے عنوان پر تقریر کی اور پھر مکرم ظفر احمد صاحب سرور مبلغ سلسلہ ہیوسٹن نے اپنے مخصوص انداز میں نظم سنائی۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم اظہر حنیف صاحب مبلغ سلسلہ فلاڈلفیا کی تھی۔ آپ نے "خلافت۔ بنی نوع انسان کی وحدت کے لئے ایک فعال لیڈرشپ" کے عنوان پر تقریر کی۔

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact:
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Tel. & Fax: 020 8874 2233 + Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

آخر پر مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر نے حاضرین کو تبلیغی اور تربیتی پہلوؤں پر متوجہ فرمایا اور مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی صحت، اسیران راہ مولیٰ کے لئے، مبلغین اور جماعت کے رضاکاروں کے لئے خاص دعا کی تحریک کی۔ اور اس طرح دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

......☆......☆......☆

جلسہ سالانہ
لجنہ اماء اللہ یو ایس اے

لجنہ اماء اللہ یو ایس اے نے جلسہ کے دوسرے دن اپنے دو الگ اجلاس منعقد کئے جبکہ پہلے دن اور آخری دن کی کارروائی مشترکہ تھی۔ مردوں والے حصہ کی تقاریر انہوں نے براہ راست اپنے جلسہ گاہ میں ٹی وی کے ذریعہ دیکھی اور سنیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ یو ایس اے ڈاکٹر شہناز بٹ کی صدارت میں ان کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں خواتین نے درج ذیل عناوین پر تقاریر کیں۔

۱۔ حضرت عائشہ۔ علم کا سرچشمہ۔

۲۔ حضرت چھوٹی آپا۔ آپ کی خدمت کی مثالی زندگی برائے لجنہ اماء اللہ۔

۳۔ اسلام کس طرح مسلمان عورت ہونے کے لحاظ سے میرا مقام بلند کرتا ہے۔

۴۔ انسانیت کے لئے ہم آہنگی اور محبت کس طرح کر سکتے ہیں۔

۵۔ آج کے بچوں کی تربیت کس رنگ میں کی جائے تاکہ وہ کل کے لئے مفید لیڈر ثابت ہوں۔

۶۔ "واقفین نو بچے" جماعت کے لئے رحمت و برکت ہیں۔

دوسرے سیشن میں بھی درج ذیل تقاریر ہوئیں۔ ۱۔ جہاد اکبر۔ ۲۔ عورت کا کردار گھریلو زندگی کو سنوارنے کے لئے۔ ۳۔ اسلام کی طرف سفر۔ ۴۔ لجنہ اماء اللہ یو ایس اے کی گزشتہ ۸۰ سالہ خدمات۔

جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر شرکاء کا ایک اور منظر

تقاریر کے علاوہ گروپ نظمیں بھی ہوئیں۔

تمام تقاریر خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت عمدہ اور مدلل تھیں اور خواتین نے بڑی دلچسپی اور انہماک سے سنیں۔ خواتین کے جلسہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو کے قریب مہمان خواتین تشریف لائی تھیں۔ نمائش بھی لگائی گئی۔

دوسرے اجلاس کے آخر میں مکرم و محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ نے دوران سال مختلف لجنات کی مجالس میں نمایاں کام کرنے والی لجنات میں انعامات بھی تقسیم کئے۔ دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔

اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے تمام کارکنان نے بہت اخلاص اور محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد بیت الرحمٰن میں مسلسل کئی سالوں سے جلسہ ہو رہا ہے۔ جگہ کی تنگی، بارش کے امکانات، شدید گرمی، پارکنگ کی مشکلات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب ہوتا ہے اور تمام رضاکار بہت محنت، لگن اور تندہی سے اپنے فرائض بجا لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو احسن جزا دے۔ آمین۔

لوکل اخبارات "The Gazette" اور "Express India" نے جلسہ سالانہ کی کوریج دی۔ نیویارک سے بھی اردو اخبارات کے صحافی تشریف لائے ہوئے تھے چنانچہ تین اردو اخبارات نے بھی جلسہ کو کوریج دی۔ الحمد للہ

Alhamdolillah we have more for you now
Learn now for better future in IT Technology
and business-management we are
Microsoft Certified Professional IT Traningcentre
Tel: 0511-7252085 Fax: 0511-7252087
E-mail: pittc@t-online.de
Internet: www.pittc.de
EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER , GERMANY.

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۲ر ستمبر ۲۰۰۲ء بروز جمعرات مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ امۃ الغنی تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی روشن دین صاحب تنویر مرحوم** (سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ ۱۰ر ستمبر بروز منگل ایک طویل علالت کے بعد دوپہر ایک بجے وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ کی پہلی شادی مکرم مولوی محمد الدین صاحب مبلغ البانیہ سے ہوئی جن سے آپ کے ہاں ایک بیٹا جمال الدین پیدا ہوئے۔

آپ کا عقد ثانی مکرم مولوی روشن دین صاحب تنویر کے ساتھ ہوا۔ ان سے آپ کی ایک بیٹی اور بیٹا ہے۔ بیٹی مکرمہ فرحت واکر صاحبہ ہیں جو کہ حضور انور کی لندن ہجرت کے بعد بڑی مستعدی اور اخلاص سے ڈاک کی تیاری کی خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔ اور ایک بیٹا مبارک احمد تنویر فلاڈلفیا امریکہ میں رہتے ہیں۔

مرحومہ ربوہ میں لجنہ کی سرگرم رکن تھیں اور مختلف عہدوں پر خدمت بجا لانے کی توفیق پاتی رہیں۔ بہت نیک، مخلص، فدائی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جنازہ غائب

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بیٹے، **حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب** کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ۲۲ر جولائی ۲۰۰۲ء کو امریکہ کے وقت کے مطابق رات ساڑھے گیارہ بجے امریکہ میں انتقال فرما گئے۔ آپ کی عمر ۸۹ سال تھی۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ۲۸ر فروری ۱۹۱۳ء کو پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کیا۔ ۱۹۳۳ء میں آکسفورڈ تشریف لے گئے جہاں سے آپ نے اقتصادیات میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ آپ نے تقسیم ملک سے پہلے متحدہ ہندوستان میں انڈین سول سروس کا امتحان پاس کیا۔ پاکستان بننے کے بعد آپ حکومت پاکستان میں مختلف اہم عہدوں پر فائز رہے۔ آپ مغربی پاکستان کی حکومت میں سیکرٹری فنانس اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری رہے۔ مرحوم صدر ایوب خان کے دور حکومت میں آپ ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن مقرر ہوئے اور صدر یحییٰ کے دور میں اقتصادی امور کے مشیر رہے۔

۱۹۷۲ء میں آپ ورلڈ بنک سے منسلک ہو گئے اور IMF کے سٹاف میں بطور ایگزیکٹو سیکرٹری شامل رہے۔ ۱۹۸۴ء میں آپ ورلڈ بنک سے ریٹائرڈ ہو گئے اور امریکہ ہی میں مقیم رہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو جماعت کی مقبول خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ آپ ۱۹۸۹ء میں جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے امیر مقرر ہوئے۔ آپ کے دور امارت میں جماعت امریکہ بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کی منازل کی طرف رواں ہوئی۔ جماعت امریکہ کی مرکزی مسجد بیت الرحمٰن آپ ہی کے دور میں تعمیر ہوئی۔ اس کے علاوہ متعدد مساجد کی تعمیر و توسیع ہوئی اور کئی مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے۔ مالی قربانی کے لحاظ سے امریکہ صف اول کی جماعتوں میں شامل ہو گیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو بچپن میں ام المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کی خاص شفقت اور محبت حاصل رہی۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے داماد تھے۔ آپ کی اہلیہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ حضرت سیدہ امۃ الحیٔ صاحبہ حرم حضرت مصلح موعودؓ کے بطن سے ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیٹی تھیں۔ آپ کا نکاح حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد نور قادیان میں ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۸ء کو پڑھا۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی تاہم صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ سلمہا اللہ اور مکرم ناصر محمد سیال صاحب مرحوم کے بیٹے مکرم میاں ظاہر احمد صاحب کو لے کر اپنے بچوں کے طور پر آپ نے پالا۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ اپنے راضیۃ مرضیۃ بندوں میں شامل فرمائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

watch MTA live
audio and video broadcast
Weekly sermons in Urdu / English
Questions & Answers and much much more
Now you can buy Ahmadiyya Islamic Books, Audio / Video on line using Master Card or Visa
Visit our official website
www.alislam.org

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی چند پیاری اور دلآویز یادیں

(ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ۔امریکہ۔سیکرٹری سمعی وبصری)

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی وفات سے جماعت احمدیہ امریکہ نے اپنے ایک ممتاز لیڈر اور محب انسانیت کو کھودیا ہے۔امریکہ کی جماعت کی امارت کے عہدہ پر فائز ہونے سے قبل آپ پاکستان کی حکومت میں محکمہ فنانس کے اعلیٰ عہدے پر متمکن تھے اور اس کے بعد عالمی برادری میں ورلڈ بینک کے ڈائریکٹر کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔

گزشتہ دس پندرہ سال سے حضرت میاں صاحب کے ساتھ میرے روابط کافی قرب اختیار کر چکے تھے اور اب جب میں ماضی کی طرف نگاہ دوڑاتا ہوں کہ کس طرح وہ اپنے وقت کا بیشتر حصہ جماعت کی خدمت میں صرف کرتے تھے تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے اس بابرکت وجود اور آپ کے وسیع تجربے سے متمتع ہونے کا سنہری موقعہ عطا فرمایا۔

میں قارئین کو حضرت میاں صاحب کے ساتھ اپنے مشاہدات میں شریک کرنے کی تمنا رکھتا ہوں۔حضرت میاں صاحب اپنے اقوال اور افعال میں خلافت کے لئے فقید المثال ادب اور احترام ملحوظ رکھتے تھے۔جب حضور انور کی خدمت میں خط لکھتے تو اسے کئی بار پڑھتے اور حضور کے قیمتی وقت کے تقاضے کے تحت اسے مختصر لیکن مطلب کی ادائیگی کے لئے ہر طرح مکمل لکھتے۔

۱۹۹۸ء میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ امریکہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تو حسب معمول حضرت میاں صاحب کے ہاں قیام فرمایا۔نماز فجر میں ہم بھی کچھ لوگ حضور کے ساتھ شامل ہو جاتے۔حضرت میاں صاحب کمر میں درد کی وجہ سے پہلی صف میں دائیں طرف کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرتے۔نماز کے بعد حضور انور نمازیوں سے کچھ گفتگو فرماتے تو اس دوران حضرت میاں صاحب چپکے سے کرسی سے اتر کر فرش پر بیٹھ جاتے تاکہ وہ حضور انور سے اونچے نہ بیٹھیں۔آپ یہ طریق درد اور تکلیف کے باوجود ادب کی وجہ سے ہمیشہ اختیار کرتے رہے۔

حضرت میاں صاحب کے اخلاق کا ایک پہلو آپ کی عاجزی اور سادگی تھا۔آپ کی اعلیٰ کارکردگی اور اعلیٰ معیار کبھی بھی آپ کے کسی لفظ سے مترشح نہ ہوتی تھی کہ آپ کسی سے بالا ہیں بلکہ اپنے سلوک اور اطوار سے ہمیشہ سادہ اور نرم گفتگو کا اظہار فرماتے۔یہی سادگی اور حسن اخلاق کا پرتو امریکی جماعت کے افعال و اعمال اور کردار میں نظر آتا ہے۔

حضرت میاں صاحب کی ایک اور گرانقدر صفت وقت کی قدر و قیمت کا رجحان تھا۔کمر درد کی مشکل اور رکاوٹ کے باوجود پابندی وقت کی انتہائی کوشش فرماتے۔جب کبھی حضرت میاں صاحب سے ملاقات کا موقعہ ہوتا میں نے آپ کو ہمیشہ مستعد و منتظر پایا۔ایک دفعہ آپ نے مجھے فرمایا کہ انہیں اس بارے میں پریشانی اور حیرت ہوتی ہے کہ بعض لوگ کس طرح بغیر کسی وجہ کے ایک ایک گھنٹہ لیٹ پہنچتے ہیں اور پھر لیٹ آنے کی معذرت بھی نہیں کرتے۔

حضرت میاں صاحب کا ایک اور وصف جماعت کے معاملات میں مختلف لوگوں کی آراء معلوم کرنا بھی ہوتا تھا۔اس سلسلے میں آپ کی عادت یہ تھی کہ ایک تحریری نوٹ مختلف لوگوں کو اپنی اپنی رائے ظاہر کرنے کے لئے بھجوادیتے تھے۔اس کے علاوہ میرا یہ بھی مشاہدہ تھا کہ میں جب آپ سے ملاقات کے لئے جاتا تو آپ اس ملاقات سے غیر متعلق موضوعات پر بھی مجھ سے ذکر کرتے۔مجھے یقین ہے کہ آپ اور لوگوں سے بھی ایسا ہی کرتے ہوں گے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت میاں صاحب کو صحیح اور غیر صحیح کی چھان بین کا بہت اونچا ملکہ عطا فرمایا ہوا تھا۔اگر گفتگو کے بعد پہلی رائے بدلنے کی ضرورت ہوتی تو آپ بدل دیتے۔ایک دفعہ جماعت کی ایک میٹنگ مقرر ہو چکی تھی۔MTA میں براڈکاسٹ کے لئے خاکسار بھی مدعو تھا۔پروگرام پر نظر ڈالنے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ ایسی میٹنگ جماعت کے نظام کے مفاد کو نقصان پہنچائے گی۔چنانچہ میں نے اپنی اس رائے کو لکھ کر حضرت میاں صاحب کو بھجوادیا۔حضرت میاں صاحب نے مجھے بلوایا اور مزید بحث کی اور چند منٹ کے بعد اس میٹنگ کو منسوخ کر دیا۔

خدا تعالیٰ نے حضرت میاں صاحب کو ایک نرم اور مہربان دل ودیعت فرمایا تھا۔آپ ہمیشہ یہ نصیحت فرماتے کہ ہمیں اپنی توجہات کو کام کی آسانی اور مفید نتائج پر مرکوز کرنا چاہئے نہ کہ جرمانے اور سزا پر۔لیکن جب جرمانہ اور سزا واجب ہو جاتے تو بڑے دکھ کے ساتھ عمل کرواتے۔مجھے یاد ہے کہ آپ نے ایک شخص کو اپنے معاملے کی صفائی کے لئے چار بار لکھا لیکن اس نے فائدہ نہ اٹھایا۔بعض دفعہ اپنے مفوضہ کام کے دوران حضرت میاں صاحب کے نام لکھے گئے ایسے خطوط بھی میری نظر سے گزرے جو آپ کے ادب اور احترام سے عاری ہوتے تھے۔لیکن حضرت میاں صاحب ان کی قطعی پرواہ نہ کرتے تھے اور اپنے تمام فرائض انتہائی دیانت اور انصاف سے سرانجام دیتے رہتے۔

حضرت میاں صاحب ہمیشہ دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے۔ایک دفعہ ایک شادی کے موقعہ پر آپ کا پاؤں پھسلا اور ٹانگ کسی چیز سے ٹکرا گئی۔آپ اٹھے اور تمام وقت کرسی پر اس انداز سے خاموش بیٹھے رہے جیسے کچھ نہیں ہوا۔چند دن کے بعد میں ان سے ملنے گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ٹانگ پر کافی بڑی جگہ پر خون منجمد ہو چکا ہے۔انہوں نے فرمایا کہ شادی میں بیٹھے ہوئے ٹانگ میں Hacmatoma کی کیفیت کو وہ محسوس کرتے رہے لیکن اس خیال سے کہ خوشی کے اس موقعہ پر میری وجہ سے لوگوں کی توجہ میری طرف نہ مبذول ہو جائے میں خاموشی سے بیٹھا برداشت کرتا رہا۔

جب میری بیٹی فاطمہ کی رسم نکاح کا اعلان جلسہ سالانہ ۲۰۰۲ء کے موقعہ پر ہونا قرار پایا تو میں نے حضرت میاں صاحب سے شمولیت کے لئے درخواست کی۔یہ اعلان نکاح مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد مسجد بیت الرحمان میں کیا جانا تھا۔حضرت میاں صاحب دن کے دفتری فرائض سرانجام دے چکے تھے لیکن نکاح میں شمولیت کے لئے آپ کو چار گھنٹے انتظار کرنا پڑا اور میری بار بار کی استدعا کے باوجود کہ آپ گھر تشریف لے جائیں آپ میری دلداری پر مصر رہے اور انتظار کرتے رہے۔

مسجد بیت الرحمان میں ہماری حسب معمول میٹنگز کے لئے حضرت میاں صاحب تمام شامل ہونے والوں کی طرح اپنا لنچ ساتھ لاتے تھے اور کبھی دفعہ بڑے اصرار کے ساتھ آدھا مجھے پیش فرماتے۔

ایک دفعہ حضرت میاں صاحب نے مجھے ایک تکلیف کے سلسلہ میں بلوایا۔اس دن برفباری کی پیشگوئی تھی۔حضرت میاں صاحب نے مجھے ظہیر صاحب سے فون کروایا کہ اس برفباری کے موسم میں آنا ملتوی کردیں۔

حضرت میاں صاحب کی ایک خصوصیت بوقت ضرورت آسانی کے ساتھ ملاقات کا موقعہ فراہم کرنا تھی۔حضرت میاں صاحب کے قریبی لوگ جو آپ کی ہدایات پر عمل پیرا رہتے تھے کام کے اعلیٰ معیار پر فائز تھے۔

قصہ مختصر یہ کہ حضرت میاں صاحب جماعت کے لئے از حد فعال اور مفید وجود تھے۔آپ ہمارے ساتھ زندگی کے ہر شعبے میں شرکت فرماتے اور آپ کی بارہ سال کی امارت دنیا کی بہترین امارت کہی جاسکتی ہے۔امریکہ میں کام کرنے والوں کی کمی کے پیش نظر یہ بات اور بھی حیرت انگیز ہے کہ اتنے قلیل اور مختصر عرصہ میں اتنی اعلیٰ کامیابیاں حاصل ہوئیں۔خدا تعالیٰ حضرت میاں صاحب کے اس ورثہ کو قائم و دائم رکھے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

بقیہ: مولوی عبدالستار خان صاحبؓ المعروف بہ بزرگ صاحب کے حالات زندگی از صفحہ نمبر ۴

مولوی محمد احسن صاحب مسجد مبارک میں داخل ہوئے۔بحث یہ تھی کہ مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک مضمون سلسلہ کے مخالفوں کے متعلق لکھا تھا۔مولوی محمد احسن صاحب کہتے تھے کہ آپ نے یہ مضمون بہت سخت لکھا ہے۔مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے تھے کہ مَیں نے تو کہا تھا کہ مجھ سے یہ مضمون مت لکھواؤ۔مَیں سخت لکھوں گا۔

یہ گفتگو بڑھتے بڑھتے تیز ہو گئی۔اتنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔آپؑ نے دیکھتے ہی فرمایا:﴿لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾۔اس پر وہ دونوں خاموش ہوگئے۔تب حضور دونوں کو نصیحت فرمانے لگے جس میں اختلاف سے اپنی نفرت کا اظہار فرمایا۔(الحکم ۲۱/مارچ ۱۹۳۵ء)

نوٹ:اس مضمون کی روایت سیرت المہدی مصنفہ حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ میں بھی درج ہے۔کہیں دونوں میں الفاظ اور راویوں کا اختلاف ہے۔
(سید مسعود احمد مرتب ھذا)

بزرگ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:
"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد شہید مرحوم مجھے خواب میں نظر آئے تو مَیں نے انہیں پہلے سے زیادہ خوش پایا۔معلوم ہوتا ہے یہ حضرتؓ کی ملاقات کا نتیجہ تھا۔"
(الحکم ۱۴/دسمبر ۱۹۳۵ء)

ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے

Freunde der Homoopathie e.V.

جرمنی میں ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمت خلق کے کاموں کے لئے یہ ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ ہے جو نوع انسانی کی خدمت کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔آپ بھی اس کے باقاعدہ ممبر بن کر اس نیک کام میں ہمارے ساتھ شامل ہوں۔ممبر شپ کے لئے فارم کے حصول اور مزید معلومات کے لئے ذیل میں دیئے گئے فون/فیکس پر شام ۶ بجے سے رات ۹ بجے کے درمیان رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

مسز سیما عباسی صاحبہ	069-5487553	شمس الحق صاحب	069-233510
مسز آمنہ سمیع صاحبہ	069-95294191	ہارون بابر صاحب	06152-910105
مسز منصور ظفر صاحبہ	0261-8058736	چوہدری فیض صاحب	04104-200686
افتخار بھٹی صاحب	0421-554536	ڈاکٹر امۃ الرقیب صاحبہ	069-5072150
محمود احمد کلیم صاحب	04231-73039		069- 94943429

رانا سعید احمد خان صدر فروئنڈے ڈر ہومیوپیتھی جرمنی (رجسٹرڈ)

Tel: 069 - 356519   Fax: 069 - 353 56454

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم فارسی کلام
دُرِّثمین فارسی کے محاسن
بلحاظ فصاحت وبلاغت

(تحریر: میاں عبدالحق رامہ (مرحوم) منشی فاضل ،بی۔ اے)

تسلسل کے لئے دیکھیں الفضل انٹرنیشنل
یکم /جون ۲۰۰۱ء شمارہ نمبر ۲۲

نعت نبیؐ

اس درثمین کی دوسری نظم نعت رسول کریم ﷺ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو حمد باری تعالیٰ کی طرح نعت نبیؐ میں بھی انہاک تھا۔ آپ نے خالص نعتیں بھی لکھی ہیں لیکن ان کے علاوہ آپ کا یہ بھی دستور تھا کہ کوئی بات ہو، کسی امر کا بیان ہو آپ اس کارخ سرور کائنات کی ذات مبارک کی طرف پھیر لیتے تھے اور آنحضرت ﷺ کا ذکر دیتے تھے جیسا کہ آگے متعدد اقتباسات سے واضح کیا جائے گا۔

سچ ہے:

عاشقِ زار در ہمہ گفتار
سخنِ خود کشد بجانبِ یار

(تشحیذ الاذہان جنوری ۱۹۱۰ء)

عاشق زار اپنی بات کا رخ ہمیشہ اپنے محبوب کی طرف پھیر لیتا ہے۔

نعت عموماً قصیدہ کی شکل میں لکھی جاتی ہے جس کے لئے کوئی بحر مخصوص نہیں۔ یہ نعت بحر رمل مسدس مقصور یا محذوف (فاعلان فاعلاتن فاعلن یا فاعلان) میں ہے۔ کسی نظم کے وزن کے معلوم ہونے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اس کے اشعار پڑھتے وقت قاری غلطی سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ اگر کسی مصراع کی قراءت متعلقہ نظم کے وزن کے مطابق نہ ہو تو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ مصراع درست طور پر نہیں پڑھا گیا۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت اقدس کے کسی شعر کے وزن میں کہیں کسی قسم کا کوئی سقم یا نقص نہیں۔ خاکسار نے ہر مصرعہ کے وزن کی پڑتال کی۔ اور اسے متعلقہ نظم کے وزن کے مطابق پایا۔ سوائے ان اختلافات کے جو ایک ہی نظم کے مختلف مصرعوں میں جائز اور روا ہیں۔

اس نعت میں حضرت اقدس رسول مقبول ﷺ کے متعلق اپنی عقیدت کا یوں اظہار فرماتے ہیں:۔

در دلم جوشد ثنائے سرورے
آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے
آنکہ جانش عاشقِ یارِ ازل
آنکہ روحش واصلِ آں دلبرے
آنکہ مجذوبِ عنایاتِ حق است
ہمچو طفلے پروریدہ در برے
آنکہ در برّ و کرم بحرِ عظیم
آنکہ در لطفِ اتم یکتا دُرے
آنکہ در جود و سخا ابرِ بہار
آنکہ در فیض وعطا یک خاورے
آں رحیم و رحمِ حق را آیتے
آں کریم و جودِ حق را مظہرے
آں رُخِ فرخ کہ یک دیدارِ او
زشت رو را میکند خوش منظرے
آں دلِ روشن کہ روشن کردہ است
صد درونِ تیرہ را چوں اخترے
آں مبارک پے کہ آمد ذاتِ او
رحمتے زاں ذاتِ عالم پرورے
احمدِ آخر زماں کز نورِ او
شُد دلِ مردم ز خور تاباں ترے

(درثمین صفحہ ۱۰۔۱۶)

میرے دل میں اس شہنشاہ کی مدح جوش زن ہے کہ حسن وخوبصورتی میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔ وہ جس کی جان محبوب ازلی کی عاشق ہے۔ وہ جس کی روح کو اس دلبر کا وصل حاصل ہے۔ وہ جسے حق تعالیٰ کی عنایات نے اپنے اندر سمیٹ رکھا ہے۔ اور ایک بچہ کی طرح خدا کی گود میں پلا ہے۔ وہ جو نیکی اور بزرگی میں ایک بحر عظیم ہے۔ وہ جو انتہائی خوبی میں ایک بیمثال موتی ہے۔ وہ جو سخاوت اور بخشش میں ابر بہار ہے۔ وہ جو فیض وعطا میں ایک سورج ہے۔ وہ خود بھی رحیم ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نشان بھی (یعنی رحمۃ للعالمین ہے)۔ وہ خود بھی سخی ہے اور اللہ کی سخاوت کا مظہر بھی ہے۔ اس کا مبارک چہرہ ایسا ہے کہ اس کا ایک ہی جلوہ بد شکل کو خوبصورت بنا دیتا ہے۔ وہ ایسا روشن ضمیر ہے جس نے سینکڑوں سیاہ دلوں کو ستاروں کی طرح چمکا دیا۔ وہ ایسا مبارک قدم ہے جس کی ذات، ذات باریتعالیٰ کی طرف سے رحمت بن کر آئی ہے۔ یعنی وہ احمد آخر زماں جس کے نور سے لوگوں کے دل آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہو گئے۔

اس نعت میں کسی خیالی امر کی طرف کوئی اشارہ نہیں۔ ہر بات ٹھوس حقیقت پر مبنی ہے اور یہی فخر موجودات کی شان ہے کہ آپؐ کے حقیقی محاسن اتنے روشن اور کثیر ہیں کہ آپ کی مدح کو کتنی ہی وسعت کیوں نہ دی جائے آپ کی خوبیاں ختم نہیں ہو سکتیں اور کوئی خیالی یا فرضی محاسن آپ کی طرف منسوب کرنے کی ضرورت پیدا نہیں ہوتی۔ آپ کی چند اصلی خوبیوں کا ذکر کرنا ہی آپ کو کامل انسان ثابت کرنے کے لئے کافی ہے اور لوگوں کو آپ کا گرویدہ بنانے کے لئے وافی ہوتا ہے۔ لیکن حضرت اقدس نے صرف چند خوبیوں کے بیان کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ آگے اس نظم میں بھی اور دوسری نظموں میں بھی دل کھول کر آپ کی صفات حسنہ بیان فرمائیں اور اپنی عقیدت کے پھول جھولیاں بھر بھر کر آپ کے قدموں پر نثار کئے۔

جن لوگوں کا مذاق بعض شعراء کے پیچیدہ کلام نے بگاڑ رکھا ہے وہ کہہ سکتے ہیں کہ اس نعت میں نہ کوئی رنگینی ہے اور نہ ہی زیادہ صنائع بدائع لائے گئے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ان فنون کی ضرورت زیادہ تر وہاں ہوتی ہے جہاں بقول نظامی عروضی سمرقندی کسی بدنما چیز کو خوشنما ثابت کرنا ہو۔

لیکن سرور دو عالم کی ذات والا صفات جیسی کوئی اور حسین ہستی تو دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوئی۔ تو پھر آپؐ کے حسن کو دکھانے کے لئے مصنوعی سہاروں کی ضرورت کیسے ہو سکتی ہے۔ حضرت اقدس نے آنحضرت صلعم کی ایسی اعلیٰ درجہ کی صفات بیان کی ہیں کہ انہوں نے ہی اس نعت کو اعلیٰ درجہ کی خوبصورتی عطا کر دی۔ جیسے شیخ سعدیؒ نے اپنے محبوب کے متعلق لکھا ہے کہ

ہمہ خوبان عالم را بزیورہا بیارایند
تو سیمیں تن چناں خوبی کہ زیورہا بیارائی

تمام عالم کے حسینوں کو زیوروں سے زینت دیتے ہیں۔ تو ایسا خوبصورت ہے کہ زیوروں کو زینت بخشتا ہے۔

پس آنحضرت ﷺ کی خوبیوں کے سیدھے سادے بیان نے ہی اس نعت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اور الفاظ کی سادگی کے باوجود یہ نعت فصاحت وبلاغت میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ اور سلاست کلام کا نہایت ہی شاندار نمونہ ہے۔ پھر بھی یہ نعت فنون بلاغت سے بالکل خالی نہیں (جیسا کہ آگے ذکر آتا ہے) البتہ سلاست کلام کی خاطر ان کا کم از کم استعمال کیا گیا ہے۔

نعت میں دوسرے بزرگوں کے مقابلہ میں حضرت اقدسؑ کو جو سب سے بڑی فضیلت حاصل ہے یہ ہے کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کی بنیادی خوبیوں کو زیادہ اجاگر کیا۔ خوب غور کیجئے انسان کو جو سب سے بڑی نعمت حاصل ہو سکتی ہے وہ ذات باری تعالیٰ کا عشق ہے۔ سو حضرت اقدس نے اسی سے اس محبوب الٰہی کی نعت شروع کی (آنکہ جانش عاشق یار ازل) اور فرمایا کہ یہ عاشق اپنی مراد کو بھی پہنچا ہوا ہے۔ اسے ذات باری تعالیٰ کا وصل حاصل ہے (روحش واصل آں دلبرے) عنایات حق کی مثال دیکھئے (ہمچو طفلے پروریدہ در برے)۔ آگے ان خوبیوں کا ذکر کیا جو اس دو طرفہ محبت کو لازم ہیں اور جن کی بنا پر آنحضرت ﷺ کی ذات مقدس بنی نوع انسان کے لئے بحر عظیم، یکتادر، ابر بہار، خاور، خدائی رحم اور جود کا مظہر، عالم پرور اور خور تاباں بن گئی (یہ تشبیہات کتنی موزون ہیں!) یہ محبت انسان کا حقیقی کمال ہے جس سے اوپر اور کوئی کمال انسان کے لئے تصور نہیں ہو سکتا۔ غرض حضرت اقدس نے اس نعت میں بھی اور دوسری جگہوں میں بھی آنحضرتؐ کی دوسری بے شمار خوبیوں کے علاوہ اس دو طرفہ محبت اور اس کے فیضان کی ایسی خوبصورت تصویریں کھینچی ہیں کہ ان کی مثال آپ کے کلام کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتی۔

اس نعت کا مطلع بھی حسن مطلع اور صنعت براعۃ الاستھلال کا بھی بہت ہی عمدہ نمونہ ہے۔ گویا یہ نعت اپنی طبیعت کو بزور اس طرف مائل کر کے نہیں لکھی گئی بلکہ بے اختیار دل کی گہرائیوں سے نکل رہی ہے۔ جیسا کہ فرمایا، 'در دلم جوشد ثنائے سرورے' یعنی میرے دل میں اس شہنشاہ کی مدح جوش کھا رہی ہے، باہر نکلنے کے لئے بے چین ہے۔ اس میں تعلّی کا کوئی شائبہ نہیں۔ آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ آپ کی تحریروں کی سطر سطر اور آپ کی تقریروں کا لفظ لفظ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ 'در دلم جوشد ثنائے سرورے'۔ دوسرے مصرعہ (آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے) نے کھول کر بتا دیا کہ آگے آپ کس جذبہ اور جوش سے فخر رسل ﷺ کی مدح بیان کریں گے۔ اور آپ نے سچ مچ اس بے مثال شخصیت کی بے مثال مدح کا حق ادا کر دیا۔ یہ نعت صنعت تنسیق الصفات کا بھی ایک حسین نمونہ ہے۔ اور شعر نمبر ۵، ۹ میں قرآنی خطاب "رحمۃ للعالمین" کی طرف تلمیح ہے۔

آگے بعض دوسرے بلندپایہ بزرگوں کی بیان فرمودہ نعت کے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں تا احباب خود اندازہ لگا لیں کہ اس راہ کا شہسوار درحقیقت کون ہے۔ حکیم سنائی فرماتے ہیں:۔

احمد مرسل آن چراغ جہان
رحمت عالم آشکار و نہان
آمد اندر جہان جان ہر کس
جان جانہا محمد آمد و بس

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

تا بخندید بر سپہر جلی
آفتاب سعادت ازلی
نامد اندر سراسر آفاق
پای مردی چنوی بر میثاق
آن سپہرش چہ بارگاہ ازل
آفتابش کہ احمد مرسل
آدمی زندہ اند از جانش
انبیا گشتہ اند مہمانش
شرع او را فلک مسلم کرد
خانہ بر بام چرخ اعظم کرد
اندر آمد بیارگاہ خدای
دامن خواجگی کشان دریای
پیش او سجدہ کرد عالم دون
زندہ گشتہ چو مسجد ذوالنون
زبدہ جان پاک آدم ازو
معنی بکر لفظ محکم او

(حدیقۃ الحقیقہ، صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰)

ترجمہ: احمدؐ رسول جو سب جہان کے لئے چراغ ہدایت ہے وہ تمام عالم کے لئے ظاہر بھی اور پوشیدہ بھی رحمت ہے۔ اس میدان حیات (جان) میں ہر کوئی آیا مگر محمدؐ سب کی جان کی جان بن کر آئے۔ جس وقت سے اس روشن آسمان پر یہ سعادت ازل کا آفتاب چمکا ہے (اس وقت سے) تمام دنیا میں (عہد بلٰی پر) اس جیسا ثابت قدمؐ اور کوئی جوانمرد پیدا نہیں ہوا۔ اس کا وہ آسمان جو ازلی بارگاہ ہے۔ احمدؐ مرسل اس کا آفتاب ہے۔ اس کی زندگی سے انسانوں کو زندگی ملتی ہے اور انبیاء بھی اس کے مہمان بنے ہیں۔ آپ کی شریعت کو اہل فلک نے بھی تسلیم کیا ہے اور آپ نے سب سے بڑے آسمان کی رحمت کو اپنا بسیرا بنایا۔ وہ سرداری کا دامن اپنے پاؤں میں گھسیٹتا ہوا بارگاہ خداوندی میں آیا۔ اس کے سامنے تمام عالم سفلی نے سجدہ کیا اور مسجد ذوالنون کی طرح زندہ ہو گیا۔ وہ آدم کی پاک جان کا خلاصہ ہے اور لفظ محکم کے اچھوتے معنی ہے۔

یہ نعت اچھی ہے لیکن اس میں وہ بے ساختگی اور سلاست نہیں جو حضرت اقدس کی بیان کردہ نعت میں ہے۔ اس کے مطالب کو کماحقہ وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہیں اصطلاحات تصوف پر پورا عبور ہو۔ بعض مطالب بھی محل نظر ہیں جیسے "دامن خواجگی کشاں دریای"۔ یہ متکبر لوگوں کا کام ہے۔ آنحضرت ﷺ جیسی متواضع ہستی کے لئے مجازاً بھی ایسے الفاظ استعمال کرنا مناسب نہیں۔ مولانا نظامی گنجوی فرماتے ہیں:۔

فرستادۂ خاص پروردگار
رسانندۂ حجتِ استوار
گرانمایہ تر تاج آزادگان
گرامی تر از آدمی زادگان
محمدؐ کازل تا ابد ہر چہ ہست
بآرایش نام او نقش بست
چراغیکہ پروانہ بینش بدست
فروغ ہمہ آفرینش بردست
ضمان دار عالم سیہ تا سپید
شفاعت گر روز بیم و امید
درخت سی سایہ در باغ شرع
زمینی باصل آسمانی بفرع
زیارتگہ اصل داران پاک
ولی نعمت فرع خواران خاک
چراغیکہ تا او نیر رخت نور
زچشم جہان روشنی بود دور
سیاہی دہ خالِ عباسیاں
سپیدی بر چشم شماسیاں
لب از باد عیسے پر از خوش تر
تن از آب حیواں سیہ پوش تر

(شرفنامہ صفحہ ۱۰۔۱۴)

ترجمہ:۔ خاص پروردگار عالم کا بھیجا ہوا، برہان محکم یعنی قرآن مجید کو (دنیا میں) پہنچانے والا، آزاد منش لوگوں کا سب سے زیادہ قیمتی تاج۔ آدم زادوں میں سے سب سے زیادہ معزز محمدؐ جس کے نام کی برکت سے ہر اس چیز نے صورت اختیار کی جو ازل سے اب تک پیدا ہوئی ہے اور جو ابد تک پیدا ہوتی رہیں گی۔ وہ ایسا چراغ ہے کہ بینائی اس کا پروانہ ہے۔ تمام کائنات کی روشنی اس سے ہے۔ وہ تمام جہان کے سیاہ و سفید کا کفیل ہے اور خوف اور امید کے دن یعنی روز قیامت شفاعت کرنے والا ہے۔ شروع کے باغ میں سایہ دینے والا سیدھا درخت جس کی جڑیں زمین میں اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ وہ پاک وجودوں کی زیارت گاہ ہے اور خاکی انسانوں کا پرورش کرنے والا آقا ہے۔ وہ ایسا چراغ ہے کہ جب تک اس کا نور نہ پھیلا جہان کی آنکھ سے روشنی غائب رہی۔ وہ عباسیوں کے خال (نشان پرچم) کو سیاہی دینے والا اور آفتاب پرستوں کی آنکھ کی سفیدی (اندھے پن) کو دور کرنے والا ہے۔ اس کے لب دم عیسٰی سے زیادہ زندگی بخش ہیں۔ اور اس کا جسم آب حیوان سے زیادہ سیاہ پوش یعنی پوشیدہ ہے۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:۔

کَرِیْمُ السَّجَایَا جَمِیْلُ الشِّیَم
نَبِیُّ الْبَرَایَا شَفِیْعُ الْاُمَم
امامِ رُسل پیشوائے سبیل
امینِ خدا مہبطِ جبرئیل
شفیع الوریٰ خواجہ بعث و نشر
امام الہدیٰ صدرِ دیوانِ حشر
کلیمے کہ چرخ فلک طور اوست
ہمہ نورہا پرتوِ نورِ اوست
یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست
کتب خانۂ چند ملت بشست
چو عزمش برآہیخت شمشیر بیم
بمعجز میانِ قمر زد دونیم
چو صیتش در افواہِ دنیا فتاد
تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد
بلا قامتِ لات بشکست خرد
باعزاز دین آبِ عزّیٰ ببرد
شبے برنشست از فلک درگذشت
بتمکین و جاہ از ملک برگذشت
چناں گرم در تیہ قربت براند
کہ در سدرہ جبریل ازو بازماند

(بوستان صفحہ ۶۔۷)

ترجمہ:۔ عمدہ عادتوں اور پسندیدہ خصلتوں والا کل مخلوق کا نبی اور تمام امتوں کا شفیع، رسولوں کا امام اور راہِ (خدا) کا ہادی۔ خدا کا اعتباری بندہ اور جبرئیل کے اترنے کی جگہ۔ تمام دنیا کی شفاعت کرنے والا، قیامت کے دن کا سردار۔ ہدایت کا امام اور روز حشر کی محفل کا صدر۔ ایسا کلیم جس کا طُور عرش الٰہی ہے۔ تمام روشنیاں اسی کی روشنی کا انعکاس ہیں۔ ایسا یتیم جس نے پڑھنا بھی نہیں سیکھا تھا اس نے کئی قوموں کے کتب خانے بے کار کر دیئے۔ جب آپ کے ارادہ کی پختگی نے خوفناک تلوار بلند کی تو آپ نے انگشت مبارک سے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔ جب آپ کی ولادت کا چرچا دنیا کی زبانوں پر ہوا تو کسریٰ کا محل لرزنے لگا۔ آپ نے لا (یعنی لا الٰہ اِلّا اللّٰہ) کہہ کر لات کے بت کو پاش پاش کر دیا۔ اور اپنے دین کی سرفرازی کے ذریعہ عزّیٰ بت کی عزت ملیامیٹ کر دی۔ ایک رات سوار ہو کر آسمانوں سے بھی اوپر چلے گئے اور قدر و منزلت میں فرشتوں سے بھی بڑھ گئے۔ آپ نے قربت کے میدان میں اتنی تیزی سے گھوڑا دوڑایا کہ سدرۃ المنتہٰی پر جبرئیل بھی آپ سے پیچھے رہ گیا۔

امیر خسرو فرماتے ہیں:۔

سخن آں بہ کہ بعد حمد خدائے
بود از نعت خواجہ دوسرائے
احمد آن مرسل خلاصۂ کون
پردہ پوش امم بدامن عون
میم احمد کہ در اَحَد غرق است
کمر ہمت از پئے فرق است
احمد اندر اَحَد کمر بند است
یعنی ایں بندہ و ان خداوند است
عاصیاں را در آفتابِ نشور
ظل ممدود داد از منشور
نور او آفتاب را مایہ
سایۂ خلق و ابر بے سایہ
بہر تعظیم او ارادت پاک
سایۂ او رہانکردہ بخاک
پایۂ قدرش آسمان پیوند
سایۂ نورش آفتابِ بلند
روشنائی دہِ چراغ یقین
نور پیشین و شمعِ باز پسین
نور او کز سپہر صد چند است
مہ شگاف و سپہر پیوند است

(ہشت بہشت صفحہ ۵)

ترجمہ: کلام وہی اچھا ہے جس میں حمد الٰہی کے بعد دونوں جہانوں کے آقا کی نعت ہو۔ احمدؐ وہ رسول ہے جو کائنات کا خلاصہ ہے اور دستگیری کے دامن سے امتوں کے پردے ڈھکنے والا ہے۔ لفظ احمد کا میم جو لفظ احد سے غائب ہے یہ ہمت کا (درمیانی لفظ یعنی) ٹپکا دونوں میں امتیاز کی خاطر ہے۔ گویا احمدؐ، اَحد (خدا) کی خدمت میں کمر باندھے کھڑا ہے یعنی یہ بندہ اور وہ آقا ہے۔ آپ قیامت کی جلتی دھوپ میں گنہگاروں کے لئے خدا کے اذن سے ایک وسیع سایہ ہیں۔ آپ کا نور آفتاب کا سرمایہ ہے۔ آپ مخلوق کے لئے ایسا سایہ کرنے والے بادل ہیں جس کا اپنا کوئی سایہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعظیم کی خاطر آپ کے سایہ کو زمین پر نہ پڑنے دیا۔ آپ کی قدر و منزلت آسمان تک پہنچی ہوئی ہے۔ یہ بلند آفتاب آپ کے نور کا ہی پرتو ہے۔ آپ یقین کے چراغ کو روشنی بخشتے ہیں۔ آپ پہلوں کے لئے نور اور پچھلوں کے لئے شمع ہیں۔ آپ کی روشنی جو آسمان سے کئی گنا زیادہ ہے چاند سے گزر کر آسمان تک پہنچتی ہے۔

مولانا جامی فرماتے ہیں:

آن را کہ برسرافسر اقبال سرمدست
سر در رہِ محمدؐ و آل محمدؐ ست
فرزند کاف و نون اندافراد کائنات
احمد میان ایشان فرزند امجد ست
مدّی کہ ہست برسر آدم علامتی
زآن میم دال دان کہ قدم گاہ احمد ست
آن مدزچتردولت سرمد نشانیہ ییست
آدم سرآمد ہمہ عالم ازآن مدست
ہر کس نہ مرتدی بردای ولای اوست
در راہ دین مرید مخوانش کہ مرتد ست
سردرگلیم فاقہ و تن برحصیر فقر
شاہ ہزار صاحب دیہیم و مسندست
خاک رہش جلادہ چشم خرد بود
آنرا بنقد جان بخرد ہر کہ بخردست
سروبست قد او چمن آرائے فَاسْتَقِمْ
طوبا بباغ سدرہ ہوا دار آن قدست
بس تلخ کام کفر کہ بر خوان دعوتش
شیرین دہان زچاشنی شہداشدست
بس سالخورد دہر کز آغاز بعثتش
رفتہ چو کودکان بسر لوح ابجدست

(دیوان کامل جامی صفحہ ۲۸)

ترجمہ: جس شخص کے سر پر دائمی خوش قسمتی کا تاج ہے اس کا سر محمدؐ اور آل محمدؐ کی راہ میں (قربان) ہے۔ کائنات کے افراد لفظ کُنْ سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے درمیان احمدؐ سب سے زیادہ معزز ہے۔ یہ مدجو آدم کے سر پر بطور نشان لگی ہے اس میم دال کو محمد کے قدم رکھنے کی جگہ سمجھو۔ وہ مدّ دائمی خوشحالی کی چھتری کا نشان ہے۔ اسی مد کی وجہ سے آدم تمام جہان کا سردار ہے۔ وہ ہر شخص جس نے آپ کی دوستی کی چادر نہیں پہنی ہوئی اسے دین کی راہ میں مرید مت کہو، وہ تو مرتد ہے۔ آپ کا سر مبارک فاقہ کی گدڑی میں ہے اور جسم مبارک فقر کی چٹائی پر۔ آپؐ ہزاروں صاحبان تخت و مسند کے شہنشاہ ہیں۔ آپؐ کے راستہ کی مٹی جو عقل کی آنکھ کو روشنی بخشنے والی ہے اسے نقد جان دے کر ہر وہ شخص خریدتا ہے جو عقلمند ہے۔ آپ ایسے سرو کا درخت ہیں جس کا قد استقامت (کے باغ) کو زینت بخشنے والا ہے۔ اور سدرۃ المنتہٰی کے باغ میں طوبیٰ کا درخت آپ کے قد پر عاشق ہے۔ کتنے ہی نامراد کفار ہیں۔ جو آپ کی دعوت کے خوان سے اَشْہَد (یعنی کلمہ شہادت) کے شہد کی چاشنی سے شیریں دہان بن گئے۔ یہ زمانہ اتنا بوڑھا ہو چکا تھا کہ آپ کی بعثت کے آغاز سے ہی بچوں کی طرح ابجد کی تختی کی ابتدا پر پہنچ گیا۔

ان بزرگوں کے کلام کا حضرت اقدسؑ کے کلام سے مقابلہ کرنے میں ہرگز ہرگز کسی کی تنقیص مقصود نہیں بلکہ صرف حضرت اقدسؑ کے کلام کی برتری دکھانا مد نظر ہے۔ یہ تمام بزرگ جن کے کلام

سے یہ نمونے پیش کئے گئے ہیں۔ آسمان شاعری کے درخشاں ستارے اور اپنے کردار کی پاکیزگی کی بنا پر بھی مخلوق خدا کے لئے روشن شمعیں ہیں۔ ان کا کلام اپنی چمک دمک کے لئے بھی کسی کی تعریف کا محتاج نہیں۔ انہیں رسول کریمؐ کی ذات سے بھی گہرا اُنس ہے۔ انہوں نے صرف یہی نعتیں نہیں کہیں جن کے اقتباس یہاں پیش کئے گئے ہیں بلکہ ان سب کے کلام میں آنحضرت ﷺ سے عقیدت کے پھول جابجا بکھرے پڑے ہیں اور یہ پھول اتنے خوبصورت اور تروتازہ ہیں کہ آنکھوں اور کانوں کو بھی فرحت بخشتے ہیں اور تسکین قلب اور تنویر دماغ کا بھی ایک بڑا ذریعہ ہیں اور ان میں فنون بلاغت بھی کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔

پھر بھی ﴿فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ﴾ (یوسف:۷۷) کے مطابق ایک عالم کو کسی دوسرے عالم پر فوقیت ہو سکتی ہے۔ اور یہاں تو معاملہ خدا کے مامور کے کلام ہے جو روح القدس کی تائید سے لکھا گیا۔ لہذا حضرت اقدسؑ کے کلام میں جو روحانی سرور موجزن ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس کا کلام دوسرے بزرگوں کے کلام سے کئی پہلوؤں میں بڑھا ہوا ہے۔ یہاں صرف دو تین پہلوؤں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اوّل: آنحضرت ﷺ کو تمام عالم کائنات پر جو بنیادی فضیلت حاصل ہے وہ عشق الٰہی ہے۔ آپ ان بزرگوں کے مندرجہ بالا اقتباسات بار بار بغور ملاحظہ فرمایئے۔ آپ کو ان میں آنحضرت ﷺ کے اس عشق کی آگ کا ذکر کہیں نہیں ملے گا۔ ان کے کلام میں بعض دوسری جگہوں پر اس سوز عشق کی طرف اشارے تو ضرور ملتے ہیں لیکن حضرت اقدسؑ کے کلام کے سوا اس آگ کا ذکر جو آنحضرت ﷺ کے قلب میں شعلہ زن تھی بالاستیعاب اور کہیں نہیں ملے گا۔ سچ ہے ؎

جس تن لاگے سو تن جانے

یہ سعادت صرف اور صرف حضرت مسیح موعودؑ کو حاصل ہوئی کہ آپ نے رسول کریمؐ کی محبت الٰہی کی آگ کا ذکر مختلف پیراؤں میں بار بار کیا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی اس اندرونی آگ کا پورا احساس اسی شخص کو ہو سکتا تھا جس کے اپنے دل میں بھی آنحضرت ﷺ کے طفیل یہی آگ روشن تھی۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

این آتشم ز آتشِ مہرِ محمدؐیست
وایں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

(درثمین صفحہ ۱۴۵)

میری یہ آگ محمدؐ کے عشق (الٰہی) کی آگ کا ہی ایک حصہ ہے اور میرا یہ پانی محمدؐ کے مصفا پانی سے ہی لیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں پاک روحوں پر ہمیشہ اپنی خوشنودی کی بارش برساتا رہے۔

دوم: یہ کہ حضرت اقدس نے آنحضرت ﷺ کے متعلق جو کچھ بیان فرمایا ہے اور بہت کچھ بیان فرمایا ہے اس کے لفظ لفظ کی تصدیق قرآن کریم سے ہوتی ہے۔ لیکن ان دوسرے بزرگوں نے بعض ایسی باتیں بھی بیان کی ہیں جن کی تصدیق قرآن کریم نہیں کرتا۔ خاکسار صرف ایک مثال پیش کرتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے جسدِ مبارک کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ تا خدانخواستہ اس طرح کہیں آپ کی بے ادبی نہ ہو۔ قرآن کریم تو آنحضرت ﷺ کی بلند سے بلند شان بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی بشریت کا اعلان بھی بار بار کرتا ہے۔ کہیں براہ راست اور کہیں دوسرے انبیاء کے ذکر میں لیکن بعض لوگ قرآن کریم کے علی الرغم کسی نہ کسی بات میں آنحضرت صلعم کو دائرۂ بشریت سے باہر نکالنا چاہتے ہیں۔ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ دوسرے تمام حوائج بشریت تو آپ کے لئے تسلیم کئے جاتے ہیں۔ تو پھر ایک سایہ کے ہونے یا نہ ہونے سے کیا فرق پڑ سکتا ہے جس کا بار بار ذکر کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

سوم: یہ کہ دوسرے بزرگوں کے کلام میں کئی جگہ فنون بلاغت کو معنوں پر ترجیح دی گئی ہے۔ خصوصاً مولانا جامی کا کلام تو سراسر ان فنون کی نمائش پر مبنی ہے۔ کئی جگہ ان فنون کی کثرت کی وجہ سے معنے بالکل ہی گم ہو گئے ہیں۔ بعض جگہ لفظوں کے ہیر پھیر سے کلام میں چاشنی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دیکھئے امیر خسرو کا تیسرا اور چوتھا شعر اور مولانا جامی کا دوسرا، تیسرا اور چوتھا شعر۔ مگر حضرت اقدس کے کلام میں معانی کو کہیں بھی فنون بلاغت پر قربان نہیں کیا گیا۔ بلکہ سیدھے سادے لیکن مفہوم کے عین مطابق الفاظ چن کر اور انہیں ماہرانہ ترتیب دے کر کلام میں ایسا حسن پیدا کر دیا جو دوسروں کے پرفنون اشعار میں بھی پیدا نہیں ہو سکا۔ اصل بات یہ ہے کہ جو مفہوم بیان کرنا ہو اگر وہ خود خوبصورت اور دلنشین ہو تو اس کے لئے سادگی ہی بہترین زیور ہے۔ ورنہ زیورات کی بہتات حسن کی چمک کو ماند کر دے گی یا بالکل روپوش کر دے گی۔ مثلاً مولانا جامی کا یہ شعر دیکھئے:۔

بس سالخوردِ دہر کز آغاز بشقش
رفتہ چو کودکان بسرلوح ابجدست

کیا آپ کو اس شعر میں کسی ایسی خوبی کا بیان دکھائی دیتا ہے جو آنحضرت ﷺ سے مختص ہو۔ یہ تو ہر نبی کے زمانہ میں ہوتا رہا ہے بلکہ دنیاوی امور میں بھی ترقی چھوڑ تنزل کے وقت میں بھی یہی ہوتا ہے۔ آج کل یورپ اور امریکہ میں نئی نسل، بوڑھے طوطوں کو بے حیائی کے کیسے اچھوتے سے اچھوتے سبق پڑھا رہی ہے۔

اس کے بالمقابل حضرت اقدسؑ کی بیان فرمودہ نعت کا کوئی شعر لے لیجئے اس میں آپ آنحضرت ﷺ کی صفات حسنہ ستاروں کی طرح چمکتی پائیں گے۔ مثلاً

آنکہ مجذوبِ عنایاتِ حق است
ہمچو طفلے پروریدہ در برے

دیکھئے آنحضرت ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بے حدو شمار عنایات ہیں ان کے لحاظ سے آنحضرت کی بلند شان کا اظہار جس طرح اس شعر سے ہوتا ہے۔ اس طرح دوسرے شعراء کی نعتوں کے کسی شعر سے نہیں ہوتا۔

بقیہ: دارالسلام (تنزانیہ) میں
احمدیہ مسلم بکسٹال
از صفحہ نمبر ۱۶

شعبہ سمعی بصری

شعبہ سمعی بصری نے احمدیہ سٹال کے ساتھ ایم ٹی اے (MTA) کا بورڈ لگایا جہاں لوگوں کو بتایا جاتا تھا کہ یہ واحد اسلامی چینل ہے جو دنیا بھر میں اسلام کا پیغام پہنچا رہا ہے۔

اس شعبہ نے سٹال میں ویڈیو اور آڈیو کا انتظام کیا تھا۔ مختلف اوقات میں ٹی وی پر سواحیلی زبان میں مختلف پروگرامز دکھائے جاتے رہے جن میں حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کے علاوہ ایم ٹی اے کے سواحیلی پروگرام بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ محترم امیر صاحب کے حالیہ مناظروں کی کیسٹس بھی ٹیلیویژن پر دکھائی گئیں جس میں لوگوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ لوگوں نے ان تاریخی مناظروں کی کیسٹس ہاتھوں ہاتھ خریدیں۔

اس شعبہ نے ہال کے باہر لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا تھا جس کے ذریعہ جماعت کا تعارف، کتب کا تعارف، تبلیغی آڈیو کیسٹس، عربی قصیدہ، سواحیلی اور اردو نظمیں پیش کی جاتی رہیں۔ اسی طرح باقاعدہ پانچ اوقات کی اذانیں اور لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا افریقن لہجہ میں ورد پیش کیا جاتا رہا جو کہ ماحول میں ایک خاص قسم کا سرور گھولتا رہا۔

نمائش

خدام الاحمدیہ نے ہال کے اندرونی حصوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر، تنزانیہ میں مساجد کی تصاویر، حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دورہ تنزانیہ کی تصاویر سے مزین کیا۔

اس میلے میں کتب کی نمائش بھی کی گئی جس میں قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کے نمونے، عربی، انگریزی، اردو اور سواحیلی زبانوں میں مختلف کتب اور جماعتی لٹریچر رکھا گیا۔ لاکھوں کی تعداد میں آنے والے زائرین کو روزانہ مکرم امیر صاحب کی قیادت میں مکرم عبدالناصر منصور صاحب، خاکسار اکرام اللہ جوئیہ مبلغین سلسلہ اور مکرم علی محمد راشدی معلم اور دیگر خدام نمائش کا تعارف اور دعوت اسلام دیتے رہے۔ ایک اندازے کے مطابق امسال پانچ لاکھ سے زائد افراد نے نمائش سے استفادہ کیا۔

تقسیم لٹریچر

"جماعت احمدیہ کا تعارف" اور "امام مہدی کا ظہور" کے عنوان سے سواحیلی زبان میں ۱۵ ہزار سے زائد پمفلٹ اور کتب تقسیم کی گئیں۔ امسال سٹال کے موقع پر عرب لوگوں نے احمدیت میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا جس وجہ سے سینکڑوں کی تعداد میں عربی لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔

سوڈا سٹال

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے نمائش گاہ میں ٹھنڈے سوڈے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ لوگ تھک ہار کر جب احمدیہ سٹال پر پہنچتے تو ان کی ٹھنڈے سوڈے سے تواضع کی جاتی۔

ٹی وی پر اشاعت

احمدیہ بکسٹال کو ملکی ٹی وی CEN پر تینوں دن کوریج دی گئی جس میں بکسٹال کا تعارف اور جماعت کا تعارف پیش کیا گیا۔

کتب کی فروخت

نمائش کے ساتھ کچھ کتب فروخت کے لئے بھی رکھی گئی تھیں۔ امسال خدا کے فضل سے چھ لاکھ شلنگ سے زائد کی کتب فروخت ہوئیں۔

تأثرات

ایک مولوی صاحب جو کہ ہماری مسجد میں نماز پڑھ کر جا رہے تھے کہنے لگے کہ لوگ آپ کو کہتے تو کافر ہیں لیکن اسلام کی خدمت اور تبلیغ کے لحاظ سے آپ کی کوششیں تمام مسلمانوں سے زیادہ ہیں۔

ایک عرب بزرگ نے خاکسار سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ تنزانیہ میں کروڑوں مسلمان آباد ہیں لیکن کسی کو مسلم سٹال لگانے کی توفیق نہیں ملتی۔ یہ عظیم کارنامہ آپ کی جماعت ہر سال انجام دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں آپ کی جماعت کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ جماعت احمدیہ واقعی اسلام کی بے لوث خدمت کر رہی ہے۔

ایک باپردہ عرب عورت جو اپنی بیٹیوں بہوؤں کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے آئی تو وضو اور باپردہ نماز پڑھنے کے انتظام کو دیکھ کر بے ساختہ جماعت کو دعائیں دینے لگی اور اس خوشی کی وجہ سے جماعتی کتب قیمتاً خرید کر واپس گئیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ سٹال بہت کامیاب رہا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان کاوشوں میں برکت ڈالے اور باثمر بنائے اور تنزانیہ میں جماعت کو عظیم ترقیات سے نوازے۔ (آمین)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

PLANS DRAWN
اضافی رہائش۔ لافٹ کنورشن۔ کونسل سے منظوری کی درخواست۔ تخمینہ عمارت۔
مشورہ کے لئے رابطہ آرکیٹیکٹ شیخ
020 8772 4790
077 888 17753
plansdrawn@yahoo.co.uk

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت منشی گلاب دین صاحب رہتاسیؓ

حضرت منشی گلاب دین صاحب کا تعلق رہتاس ضلع جہلم سے تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب "انجام آتھم" میں آپؓ کا نام ۳۱۳ اصحاب میں ۳۴ویں نمبر پر تحریر فرمایاہے۔ حضرت منشی صاحبؓ کے بارہ میں ایک مضمون ماہنامہ "انصاراللہ" جنوری ۲۰۰۲ء میں مکرم ملک مقصود احمد صاحب رہتاسی کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت منشی صاحبؓ کا سلسلہ نسب حضرت علیؓ کے بیٹے محمد بن علی سے ملتا ہے جو امام محمد بن حنفیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ مغل بادشاہ ہمایوں جب دوبارہ ہندوستان میں برسر اقتدار آیا تو آپؓ کا خاندان وادی سون سکیسر سے اُس کی سپاہ کے ساتھ رہتاس آیا۔ یہاں اس خاندان کو قلعہ میں رہائش کیلئے جگہ دی گئی اور زمینیں بھی عنایت کی گئیں۔ کچھ زمین سکھوں کے دَور میں چھین لی گئی باقی آباؤاجداد کے دوسرے افراد کے قبضہ میں آگئیں اور آپؓ کو قبول احمدیت کے جرم میں زمینوں سے محروم کردیا گیا۔

آپؓ ۱۸۴۸ء میں شیعہ گھرانہ میں چودھری شرف دین صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ اپنے قبیلہ میں مڈل اور نارمل کے امتحانات پاس کرنے والے پہلے فرد تھے۔ پھر محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کی، دینی تعلیم بھی حاصل کی، شاعری کا شوق بھی تھا۔ ایک شعری مجموعہ "کلیات گلاب" کے نام سے ترتیب دیا۔ مطالعہ بہت وسیع تھا۔ مجالس محرم میں سوزخوانی اور مرثیہ گوئی کرتے تھے۔ ہر مذہب کے جلسوں میں شریک ہوتے اور احباب علم و فضل کی صحبت پسند کرتے۔ اسی لئے حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ کے پاس جموں میں حاضر ہوئے۔

جب حضرت منشی صاحبؓ ۴۴ سال کے ہوئے تو آپؓ کی ہمشیرہ نے ایک خواب دیکھی اور صبح آپؓ کو سنا کر کہا کہ مہدی آگیا ہے، اس کو ڈھونڈو۔ کچھ دن کے بعد آپ کے ایک نہایت متقی شاگرد سید غلام حسین شاہ صاحب نے، جو جہلم کچہری محکمہ مال میں ملازم تھے، آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اشتہار اور دو کتب بھیجیں جن میں سے ایک براہین احمدیہ تھی۔ مطالعہ کے بعد آپ نے اپنی ہمشیرہ کو مبارکباد دی کہ اُس کی خواب پوری ہوگئی ہے۔ جب حضرت مولوی برہان الدین جہلمیؓ قادیان اور ہوشیارپور جاکر حضور علیہ السلام کی زیارت کرکے واپس جہلم لوٹے تو منشی صاحب آپؓ کے پاس گئے اور اپنی ہمشیرہ کی خواب اور کتب کے مطالعہ کا ذکر کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ جس کی ہمیں انتظار تھی وہ قادیان میں پیدا ہوگیا ہے۔ جب منشی صاحب نے کچھ اعتراض کیا تو آپؓ نے غصہ سے فرمایا کہ پہلے اُسے جاکر دیکھ آؤ پھر میرے ساتھ بات کرنا۔ اس پر منشی صاحب اپنے ایک عزیز کے ہمراہ قادیان روانہ ہوئے۔ بٹالہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی نے بہکانے کی بہت کوشش کی، قریب تھا کہ یہ دونوں واپس آجاتے لیکن پھر یہ سوچ کر کہ واپس جاکر کیا بتائیں گے، دونوں قادیان چلے گئے۔ صبح کے وقت قادیان پہنچے۔ حضرت مسیح موعودؑ سیر سے واپس آرہے تھے، حضورؑ سے ملاقات کرکے یہ دونوں واپس آگئے۔ جب حضورؑ نے دعویٰ فرمایا تو ان دونوں نے بھی بیعت کا خط لکھ دیا۔ حضرت منشی صاحبؓ کی بیعت حضورؑ نے ۸؍ستمبر ۱۸۹۲ء کو منظور فرمائی، آپؓ کا بیعت نمبر ۳۵۲ ہے۔ بیعت کرتے وقت آپؓ نے چار آنے ارسال کئے اور بعد میں دو آنے ماہوار چندہ ادا کرتے رہے۔ پھر نظام وصیت میں بھی شامل ہوگئے اور اپنی زندگی میں ہی اپنے بچوں کو بھی نظام وصیت سے وابستہ کردیا۔ آپؓ کے بیٹے حضرت حسن رہتاسی صاحبؓ، حضرت استانی کرم بی بی صاحبہؓ اور حضرت استانی رحیم بی بی صاحبہؓ کو بھی حضور علیہ السلام کے اصحاب میں شمولیت کا شرف حاصل ہے۔

حضرت منشی صاحبؓ نے بیعت کے بعد کثرت سے تبلیغ شروع کی۔ شیعہ حضرات کے اصرار پر ایک آدھ دفعہ اُن کی مجلس میں مرثیے پڑھے لیکن پھر محرم آنے پر قادیان کا سفر اختیار فرما لیتے۔ آپؓ تعلیم نسواں کے دلدادہ تھے۔ اپنی بیٹیوں کو دوسروں کی مخالفت کے باوجود تعلیم دلائی۔ جب ضلع جہلم کا پہلا زنانہ مدرسہ قائم ہوا تو آپؓ کی خدمات اُس میں منتقل کردی گئیں۔ بعد میں پھر مردانہ مدارس میں متعین ہوئے اور انسپکٹر آف سکولز کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ آپؓ کا زمانہ ملازمت قریباً پچاس برس ہے۔ آپؓ رہتاس میں بانی تعلیم نسواں مانے جاتے تھے اور آپؓ کی خدمات پر حکومت نے ۱۹۱۹ء میں چھ سو روپے انعام بھی دیا۔

حضرت منشی صاحبؓ نے "نزول مسیح" پر ایک نظم کہی جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب "سراج منیر" میں شائع فرمائی۔ آپؓ کا کلام اور مضامین جماعتی رسائل میں بکثرت شائع ہوئے۔ آپؓ کا نمونہ کلام ملاحظہ فرمائیں:

بشر دنیا میں آتے ہیں، عجب منظر دکھاتا ہے
جب آتا ہے ہنساتا ہے تو جاتا ہے رلاتا ہے
تعجب ہے نہ آنے پر مگر جانے پر کیوں اتنا
وداع کا نام سنتے ہی کلیجہ منہ کو آتا ہے
سرائے منزل فانی کا منظر دیکھتے جاؤ
کوئی بستر بچھاتا ہے کوئی بستر اٹھاتا ہے

تم بھی خدا سے اُس کے مقابل کرو دعا
اُس کا خدا ہے کیا تمہارا خدا نہیں
صادق جو ہوگا ہوگی اُس کی دعا قبول
کاذب کی حق قبول تو کرتا دعا نہیں
جو صدق و کذب کا ہے دعا پر مدار سب
صادق ہو تم تو کس لئے کرتے دعا نہیں

حضرت منشی صاحبؓ لمبا عرصہ بعارضہ چنبل بیمار رہے۔ ۲۳؍نومبر ۱۹۲۰ء کو جہلم کے ہسپتال میں انتقال فرماگئے۔

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ

دوسرے خلیفہ راشد سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کی سیرۃ و سوانح پر مشتمل ایک مضمون مجلس خدام الاحمدیہ وینکوور (کینیڈا) کے رسالہ "مشعل راہ" جنوری تا مارچ ۲۰۰۲ء کی زینت ہے۔ قبل ازیں "الفضل انٹرنیشنل" ۲؍اکتوبر ۱۹۹۸ء کے اسی کالم میں آپؓ کی سیرۃ پر ایک مضمون شائع ہوچکا ہے۔

اسم مبارک عمر تھا، کنیت ابوحفص تھی، والد خطاب، دادا نفیل اور پردادا عبدالعزیٰ بن رباح تھے۔ مورث اعلیٰ عدی بن کعب کی نسبت سے آپؓ کا قبیلہ بنوعدی کہلاتا تھا۔ یہ قریش کا قبیلہ تھا جو سفارتی تعلقات کے منصب سے ممتاز تھا نیز فصل مقدمات کا منصب بھی اسی خاندان میں تھا۔ والدہ حنتمہ بنت ہشام تھیں۔

حضرت عمرؓ آنحضور ﷺ سے دس سال چھوٹے تھے۔ آپؓ کے بچپن کے حالات کا زیادہ علم نہیں تاہم آپؓ نے اونٹوں کی گلہ بانی کا کام بھی کیا اور عالم شباب میں مختلف فنون میں کمال حاصل کیا بالخصوص شہ سواری، فن حرب اور پہلوانی میں یکتائے روزگار تھے۔ تعلیم بھی حاصل کی اور لکھنے پڑھنے کے علاوہ فن خطابت میں امتیاز حاصل کیا۔ عکاظ کے سالانہ میلوں میں آپ اپنے کمالات کا مظاہرہ کرکے داد و تحسین پایا کرتے۔

حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے کفر و شرک کے ایوان دہل اٹھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے: "حضرت عمرؓ جب مسلمان ہوئے تو ہم لوگ غالب ہوگئے"۔ آپؓ کا اسلام لانا آنحضور ﷺ کی اس دعا کی قبولیت کا نتیجہ تھا: "اے اللہ! دین کو عمر بن خطاب سے عزت دے"۔

آپؓ نے بیس صحابہؓ کے ہمراہ مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔ مدینہ میں پہلی مواخاۃ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کے بھائی بنے اور دوسری مواخاۃ میں عتبان بن مالکؓ کو حضرت عمرؓ کا بھائی بننے کی سعادت ملی۔ حضرت عمرؓ کی رائے کے بموجب ہی اذان دینے کا طریق قرار پایا۔ جہاد کے میدان میں اور بیرونی سفراء سے ملاقات کے وقت ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سب سے پہلے بیعت کرنے کی سعادت بھی حضرت عمرؓ کو عطا ہوئی۔ خلافت اولیٰ میں تدوین قرآن کا کارنامہ حضرت عمرؓ کے اصرار اور توجہ کی بناء پر انجام پایا۔ حضرت ابوبکرؓ کی جانب سے اُن کے بعد حضرت عمرؓ کی جانشینی کا فیصلہ بلاشبہ عالمی سیاست کا ایک نہایت اہم اور مدبرانہ فیصلہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے حدود خلافت اسلامیہ کو بہت وسعت دی۔ عراق، شام، مصر اور روم زیرفرمان ہوئے۔ آپؓ کے زیرتسلط ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل کا رقبہ تھا۔ دو مجالس شوریٰ آپؓ نے قائم فرمائیں۔ ایک مجلس کے نو یا دس ارکان تھے جبکہ دوسری میں اکابرین مہاجر و انصار شامل تھے۔ بعض معاملات میں حضرت عمرؓ عوام سے بھی رائے لیتے تھے۔ کوفہ کے عامل کی معزولی کا فیصلہ عوامی شکایات کی بنیاد پر ہی کیا۔

آپؓ راتوں کو گلیوں میں گشت کرتے اور حالات سے باخبر رہا کرتے۔ آپؓ نے مملکت اسلامیہ کو کئی صوبوں اور اضلاع میں تقسیم کردیا اور اہم شہروں کو مراکز حکومت قرار دیا۔ ہر صوبہ میں تین اعلیٰ انتظامی عہدہ دار مقرر کئے۔ سارے ملک کی پیمائش کروائی، ترقی محاصل کا بندوبست کیا، صیغہ محاصل قائم کیا، زراعت کی ترقی پر توجہ دی، محکمہ افتاء اور صیغہ عدالت کے ساتھ محکمہ احتساب کا قیام عمل میں لائے، بیت المال قائم فرمایا، فوج کی تنظیم کی اور فوجیوں کے مشاہرے مقرر فرمائے، صیغہ مذہبی کو اختیارات دیئے۔ آپؓ خود نماز کی امامت اور حج کی امارت کیا کرتے تھے۔ علمی مجالس و مذاکرات کا انعقاد کرواتے۔ مملکت کے احوال سے واقفیت کے لئے خبررساں مقرر کئے۔ ذمیوں کے حقوق کی نگہداشت اور غلامی کے رواج کو کم کرنے کی طرف توجہ فرمائی، مہمانوں اور مسافروں کی آسائش کیلئے مہمان خانے بنائے۔ لاوارث بچوں کی تربیت کا خاص انتظام کیا۔ آپؓ نے دس سال چھ ماہ اور چار دن خلافت کے عظیم بار کو سنبھالا۔ آپؓ کے آٹھ فرزند اور تین صاحبزادیاں تھیں۔

مشتری - نظام شمسی کا سب سے بڑا سیارہ

مشتری (Jupiter) سورج کے گرد گردش کرنے والے نو سیاروں میں سب سے بڑا ہے۔ قطر میں یہ زمین سے گیارہ گنا بڑا ہے۔ اسی لئے قدیم رومن اسے دیوتاؤں کا دیوتا مانتے تھے۔ مشتری کے خاندان میں اب تک ۱۶؍چاند دریافت کئے جاچکے ہیں۔ ان میں سے ۳؍امریکی خلائی جہاز وائجر نے دریافت کئے جبکہ ۴ گیلیلیو نے ۱۶۱۰ء میں اپنی دوربین سے دریافت کئے اس لئے یہ "گیلیلین چاند" کہلاتے ہیں۔

مشتری کی شہرت میں زیادہ دخل ایک عظیم سرخ دھبے کا ہے جو ہر وقت اس کی سطح پر موجود رہتا ہے۔ بیضوی رنگ کا یہ دھبہ زمین سے چار گنا بڑا ہے۔ اس دھبے کا رنگ تبدیل ہوتا رہتا لیکن اس کی سرخ رنگت ہمیشہ غالب رہتی ہے جو غالباً فاسفورس کی موجودگی کا نتیجہ ہے۔

اتنا بڑا ہونے کے باوجود مشتری اپنے محور کے گرد تمام سیاروں کے مقابلہ میں زیادہ تیزی سے گھومتا ہے اور اس کا ایک دن زمین کے دس گھنٹوں سے بھی کم ہے۔ اتنا چھوٹا دن کسی اَور سیارے کا نہیں ہے۔ اس تیز حرکت کے باعث اس کی فضا میں ہیجان برپا رہتا ہے۔ لیکن اس کا ایک سال زمین کے بارہ سال کے برابر ہے۔

یہ معلوماتی مضمون ماہنامہ "تشحیذالاذہان" ربوہ فروری ۲۰۰۲ء میں مکرم محمد داؤد ظفر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
11/10/2002 – 18/10/2002

MTA Muslim Television AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 11th October 2002
11 Ikha 1381
04 Sha'aban 1423

00.05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00	Yassarnul Qur'an: Programme No. 37
01.30	Majlis-e-Irfan: Rec: 09.08.02 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.15	MTA Sports: Rabwah, Pakistan Badminton and Table tennis tournament
03.05	Around the Globe: Documentary Topic: 'Flight Milestones: space programme'
04.05	Seerat-un-Nabi: programme No. 67 Discussion on the life of Prophet Muhammad
05.00	Homoeopathy class: Class No. 97
06.05	Tilawat, MTA News
06.50	Liqaa Ma'al Arab: Session No. 307 Rec: 23.07.97 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.50	Saraiki service: discussion on 'Seerat-un-Nabi' Programme No. 18
08.30	Dars-e-Hadith: With Siraiki Transalation Part 2
08.45	Majlis-e-Irfaan: Rec: 09.08.02 ®
09.30	Ta'aruf: Presentation of MTA Pakistan Interview with Syeed Maqbool Ahmad
10.10	MTA Indonesian service.
11.10	Seerat-un-Nabi: programme No. 67 ®
12.00	Friday sermon: Live sermon from London By Hadhrat Mirza Tahir Ahmad
13.05	Tilaawat, MTA News
13.35	Dars-e-Malfoozaat: Urdu language
14.00	Mulaqaat: Sitting with Bengali guests
15.05	Friday sermon: Rec: 11.10.02 ®
16.05	French service: production of MTA France
17.05	German service: presentation of MTA studios
18.10	Liqa Ma'al Arab: session No. 307 ® Rec: 23.07.97
19.20	Arabic service: various programmes in Arabic Followed by a Nazm
20.20	Yassarnal Qur'an: Correct Pronunciation By Qari Muhammad Ashiq Sahib
20.50	Majlis-e-Irfan: Rec: 09.08.02 ®
21.40	Friday sermon: Rec: 04.10.02 ®
22.40	Dars-e-Hadith: sayings of the holy prophet Presented by Maulana Abdus Salaam Tahir
22.50	Homeopathy class: class No. 97 ®

Saturday 12th October 2002
12 Ikha 1381
05 Sha'aban 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
01:00	Yassarnal Qur'an: programme No. 35 Correct pronunciation of the holy Qur'an
01:20	Q/A Session: With English Speaking friends Rec: 30.08.97
02:20	Kehkashaan: Topic: 'Truthfulness' Hosted by: Meer Anjum Parvez
02:50	Urdu class: Session No. 468 Rec: 12.03.99
04:25	Anwar-ul-Aloom: Quiz programme No. 2 Presentation of MTA Studios, Pakistan.
05:05	Mulaqaat: Sitting with German guests Rec: 14.08.02
06:05	Tilawaat: recetation byQari Muhammad Ashiq
06:10	MTA News: In English, Urdu and Bengali
06:30	Liqaa Ma'al Arab: Session No. 313 Rec: 03.09.97
07:35	Mauritian Service: Classe des Enfants
08:35	Dars-ul-Qur'an: session No. 10 Rec: 21.01.97
10:20	Indonesian service: variety of programmes
11:30	Kehkashaan: Topic: 'Badzanni' ®
12:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
12:50	Urdu class: session No. 468 ® Rec: 12.03.99
14:25	Bangla Shomprochar: variety of programmes Presentation of MTA Bangladesh
15:25	Children's class: Rec: 12.10.02
16:30	Mauritian service: Classe des Enfants
17:25	German service: various programmes
18:30	Liqa Ma'al Arab: session No. 313 ® Rec: 03.09.97
19:30	Arabic service: various programmes in Arabic.
20:30	Yassarnal Qur'an: session No. 34 ®
21:00	Q/A session: English Speaking guests ®
22:00	Children's Class: Rec: 12.10.02 ®
23:00	Mulaqaat: German speaking guests Rec.14.09.02

Sunday 13th October 2002
13 Ikha 1381
06 Sha'aban 1423

00:05	Tilaawat, Seerat-un-Nabi, News.
01:00	Children Class: With Huzoor, Rec: 21.05.01
01:30	Q/A with Huzoor and Urdu speaking guests. Rec: 18.08.95.
02:30	Discussion. 'Fate of opponents of Hadhrat Masih Maud (AS)'.
03:15	Friday Sermon Rec: 11.10.02 ®
04:15	Tehrik-e- Ahmadiyyat: Quiz Programme
05:00	Young Lajna and Nasiraat Mulaqaat: With Hazoor Rec: 18.08.02
06:05	Tilaawat, MTA International News.
06:40	Liqaa Ma'al Arab session No: 312 Rec: 02.09.97
07:45	Spanish Service: Translation of Huzoor's Friday Sermon. Rec: 26.12.98
08:50	Moshaa'irah: An evening with Obaidullah Aleem
09:40	Tehrik-e-Ahmadiyyat: ®
10:10	Indonesian Service: Various Items
11:10	Discussion: 'Fate of the opponents of Hadhrat Masih Maud (AS)' ®
11:45	MTA Travel: Documentary on London Aquarium
12:05	Tilaawat, Seerat-un-Nabi, MTA News.
13:00	Majlis-e-Irfaan: Session in Urdu
14:00	Bangla Shomprochar: Various items
15:05	Young Lajna and Nasiraat Mulaqaat ®
16:05	Friday Sermon Rec:11.08.02 ®
17:05	German Service: Various Items
18:10	Liqaa Ma'al Arab: Session No: 312 ®
19:15	Arabic Service: Various Items
20:15	Children Class: With Huzoor ®
20:45	Q/A with Huzoor: Rec: 18.08.95 ®
21.50	Moshaa'irah: Poetry recital ®
22:45	Mulaqaat with young Lajna and Naasiraat ®

Monday 14th October 2002
14 Ikha 1381
07 Sha'aban 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
01:00	Kudak: Children's programme No: 44
01:15	Cartoon: 'Tepoo and Metoo'
01:30	Q/A Session with English speaking guests.
02:40	Ruhaani Khazaa'en: a quiz in Urdu. On the books of Hadhrat Masih Maud (AS)
03:25	Urdu Class: Lesson No.469 Rec: 13.03.99
04:35	Learning Chinese with Usman Chou.
05:00	Rencontre Avec Les Francophones: Q/A with Huzoor and French speakers
06:05	Tilawat, MTA News.
06:30	Liqaa Ma'al Arab Session No: 325. Rec: 08.11.97
07:30	Chinese Programmes from Chinese Book 'Islam among religions'.
08:05	Speech: 'Prophecies about Hadhrat Musleh Maud (ra)'
08:45	Q/A Session: Huzoor and English Speakers Rec: 16.11.97
09:55	Khutabaat-e-Imam: Quiz Programme
10:20	Indonesian Service: Various Items
11:20	Safar Ham Nay Kiya: visit to 'Madeen, Pakistan'
12:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
12:50	Urdu Class: Lesson No.469 ®
14:15	Bangla Shomprochar: Various Items
15:20	Rencontre Avec Les Francophones: ®
16:20	French Service: Various Items
17:20	German Service: Various Items
18:20	Liqa Ma'al Arab: Session No.325 ®
19:20	Arabic Service: Various Items
20:20	Kudak: Children's Programme ®
20:40	Q/A Session ®
21:50	Ruhaani Khazan'en: Quiz Programme ®
22:35	Rencontre Avec Les Francophones: ®
23:35	Safar Ham Nay Kiya: visit to 'Madeen, Pakistan' ®

Tuesday 15th October 2002
15 Ikha 1381
08 Sha'aban 1423

00.05	Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
00:55	Children Corner: Education programme based on Waqfeen-e-Nau syllabus
01:30	Ilmi Khatabaat: 'How to attain nearness to Allah'. On J/S 1966.
02:30	Medical Matters: 'Excercise' Hosted by Dr Mujeeb ul Haq Khan
03:15	Around The Globe: 'Beauties of Belize and Guetamala'.
04:15	Lajna Magazine: Programme No: 33.
05:05	Bengali Mulaqaat: With Huzoor. Rec: 30.07.02
05:45	Safar Hum nea kiyaa: A visit to Murree
06.05	Tilaawat, MTA News
06:40	Liqa Ma'al Arab: Session No:326 Rec: 09.10.97
07:40	MTA Sports: Badminton Final Match
08.05	Spotlight: Urdu speech Topic: 'The Holy Prophets kindness to children'
08:45	Dars-ul-Qur'an Session No. 13 Rec: 25.01.97
10:20	Indonesian Service: Various Items
11:20	Medical Matters: 'Exercise'
12:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
12:55	Q/A Session with Huzoor and English speaking friends.
14.00	Bangla Shomprochar: Various Items
15:05	German Mulaqaat: With Huzoor
16:05	French service.
17:05	German Service: Various Items
18:10	Liqaa Ma'al Arab Session No.326 ®
19:10	Arabic Service: Various Items
20:10	Children's Corner: ®
20:45	Ilmi Khitabaat: Speech 'How to attain nearness to Allah'
21:45	Around The Globe: 'Belize and Guatemala',
22:45	From The Archives: Friday Sermon Rec: 06.12.85

Wednesday 16th October 2002
16 Ikha 1381
09 Sha'aban 1423

00:05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, MTA News.
00:50	Guldastah: Children's Programme
01:30	Reply To Allegations: By Huzoor
02:40	Hamaari Kaa'enaat: 'The axis of the Earth' By Syed Tahir Ahmad, No.30
03:10	Urdu Class: With Huzoor Class No. 470
04:20	Seerat Sahaba Rasool: Speech By Hafiz Muzaffar Ahmad
05:00	From the Archives: Friday Sermon Rec:13.12.85
06:05	Tilaawat, MTA News.
06:30	Liqaa Ma'al Arab: Prog No. 325 Rec: 08.10.97
07:30	Swahili Service: Selected sayings of the Holy Prophet(saw)
08:20	Swahili Service: Discussions in Swahili language
09:05	Reply To Allegations: By Huzoor ®
10:15	Indonesian Service: Various Items
11:15	Seerat Sahaba Rasool: ®
12:05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News.
12:50	Urdu Class: With Huzoor ®
14:00	Bangla Shomprochar: Variety Items.
15:05	From The Archives: F/S Rec:13.12.85 ®
16:10	Recontre Avec Les Francophones: Rec: 12.06.00
17:15	German Service: Various Items
18:20	Liqaa Ma'al Arab: Prog No:325 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19:20	Arabic Service: Various Items.
20:30	From The Archives: F/S Rec: 13.12.85
21:30	Guldastah: Childrens programme No. 56
22:10	Hamaari Kaa'enaat: 'The Earth's axis' ®
22:35	Reply to Allegations: By Huzoor ®

Thursday 17th October 2002
17 Ikha 1381
10 Sha'aban 1423

00:05	Tilawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News
01:00	Waqifeen-e-Nau: Various items.
01:30	Q/A Session: Huzoor with English speakers Rec: 15.02.98.
02:30	Spotlight: 'Blessings of Jalsa Salana'.
03:00	Al Maa'idah: Cookery Programme.
03:15	Canadian Horizon: Children's Class No.42 Presented by Naseem Mehdi Sahib.
04:25	Computers for Everyone: Educational item. By Mansoor Ahmad Nasir.
04:55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.275 Rec: 07.10.98
06:05	Tilawat, MTA News, Dars-e-Malfoozat
06:30	Liqa Ma'al Arab: Session No.330 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07:30	Sindhi Service: Friday Sermon by Hazoor
08:45	Q/A Session: Rec: 15.02.98 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
09:45	Spotlight: 'Blessings of Congregational prayer'.®
10:15	Indonesian Service: Various items.
11:15	MTA Travel: Documentary on 'Pisa and Venice'
11:40	Al Maaa'idah: ®
12:05	Tilawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News
12:45	Q/A Session: Rec: 18.08.95. ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
13:55	Bangla Shomprochar: Friday Sermon
15:00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.275 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16:00	French Service: Various items.
17:00	German Service: Various items.
18:05	Liqa Ma'al Arab: Session No.330 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19:05	Arabic Service: Daily items
20:05	Waqifeen-e-Nau Items ®
20:35	Q/A Session: Rec: 15.02.98. Part 2.
21:45	Al Man'idah: A cookery programme
22:00	Computers For Everyone: ®
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.275 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.30	MTA Travel: Visit to 'Pisa and Venice.' ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, October 11, 2002 | Issue No. 41

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

ایک پر جلال پیشگوئی

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے مکتوب ۱۲رجون ۱۸۸۳ء مطابق ۶ر شعبان ۱۳۰۰ھ کا ایک پر شوکت اقتباس:

"یہ آیت کہ ﴿وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ ......﴾ بار بار الہام ہوئی اور اس قدر متواتر ہوئی کہ جس کا شمار خدا ہی کو معلوم ہے اور اس قدر زور سے ہوئی کہ میخ فولادی کی طرح دل کے اندر داخل ہو گئی۔ اس سے یقیناً معلوم ہوا کہ خداوند کریم ان سب دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر قدم ماریں بہت برکتیں دے گا اور ان کو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشے گا اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا اور اس عاجز کے بعد کوئی مقبول ایسا آنے والا نہیں کہ جو اس طریق کے مخالف قدم مارے اور جو مخالف قدم مارے گا اس کو خدا تباہ کرے گا اور اس کے سلسلہ کو پائیداری نہیں ہو گی۔ یہ خدا کی طرف سے وعدہ ہے جو ہرگز تخلّف نہیں کرے گا"۔

(مکتوبات احمدیہ ، جلد اول صفحہ ۲۴ ناشر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب (عرفانی) ایڈیٹر الحکم قادیان ۲۹ر دسمبر ۱۹۰۸ء)

یہ پر جلال پیشگوئی جو جماعت احمدیہ کی بنیاد سے بھی چھ سال قبل کی ہے آج تک جس شان سے پوری ہو رہی ہے اس کا اعتراف احمدیت کے ایک شدید معاند اور ایڈیٹر المنبر (لائلپور۔فیصل آباد) مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔ لکھتے ہیں:

"مولانا ثناء اللہ امرتسری ، علامہ اقبال ، قاضی سید سلیمان منصور پوری، مولانا سید انور شاہ صاحب ، مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی، مولانا عبدالواحد غزنوی، سید نصیر حسین صاحب دہلوی ...... ایسے بیسیوں بزرگ ہیں جنہوں نے قادیانیت کی مخالفت کی اور اپنی زندگی کے اہم مقاصد میں شامل کیا...... قادیانی جماعت ان تمام مخالفتوں کے علی الرغم بڑھتی چلی گئی اور آج (تک) مخالفت کے جتنے طوفان اٹھے ان کی لہریں تو آہستہ آہستہ دبتی ابھرتی رہیں لیکن یہ گروہ پھیلتا چلا گیا"۔

نیز لکھا: "کیا ایسی تحریک کو اشتعال انگیز تقریروں کے ذریعہ ختم کیا جا سکتا ہے ، کیا یورپ وایشیا میں ایک پلین کے ساتھ کام کرنے والے ...... کو کہاوتوں کی پھبتیوں اور استہزاء کے قہقہوں سے دنیا بدر کیا جا سکتا ہے؟ ...... اس کے لئے جب تک وہ انداز اختیار نہ کیا جائے جس سے فکری اور عملی تقاضے پورے ہوں ہنگامہ خیزی کا نتیجہ وہی برآمد ہو گا جس پر مرزا صاحب کے الہام اِنِّی مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ صادق آئے گا"۔

(رسالہ "المنبر" ۱۰ر اگست ۱۹۵۹ء صفحہ ۱۰۔۱۱ کالم ۴ زیر عنوان "ربوہ کی سیر")

عالمی تجارتی میلہ "سبعہ سبعہ"
دارالسلام (تنزانیہ) میں
احمدیہ مسلم بکسٹال

اسلامی لٹریچر کی خوبصورت نمائش، MTA کی نشریات، لٹریچر کی تقسیم وفروخت۔ ملکی ٹی وی پر کورتج۔ پانچ لاکھ سے زائد زائرین تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

(رپورٹ: اکرام اللہ جوئیہ ، مبلغ سلسلہ دارالسلام ، تنزانیہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے جماعت احمدیہ تنزانیہ حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ حقیقی اسلام کا پیغام زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچانے کے لئے ہر ممکن دستیاب ذرائع استعمال کرنے کے لئے سرگرم عمل ہے۔ ان ذرائع میں سے ایک ذریعہ تنزانیہ کا کیم جولائی سے ۷ر جولائی تک منعقد ہونے والا تجارتی میلہ ہے جس میں جماعت احمدیہ تنزانیہ احمدیہ مسلم یوتھ ایسوسی ایشن کے نام سے ایک سٹال لگاتی ہے جس کے ذریعہ سے لاکھوں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملتی ہے۔

تاریخ

سبعہ سبعہ کا مطلب ہے سات سات یعنی ساتویں مہینہ کی سات تاریخ (۷ر جولائی)۔ آج سے اڑتیس سال قبل مشرقی افریقہ کے ایک نوجوان معلم جولیس نائیریرے (Mwl. Julius Nyerere) نے ایک پارٹی ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین (Tanu) قائم کی۔ اس پارٹی نے آناً فاناً پورے ملک میں مقبولیت حاصل کر لی اور بالآخر اسی پارٹی کی کوششوں سے ۱۹۶۱ء میں انگریزوں سے آزادی حاصل ہوئی۔ اس طرح تنزانیہ کا ملک معرض وجود میں آیا۔

شروع شروع میں ۷ر جولائی کا دن یوم کسان کے طور پر منایا جاتا رہا۔ لیکن ۱۹۶۸ء میں اس نے عالمی تجارتی میلے کی شکل اختیار کر لی۔ اب ہر سال جولائی کے پہلے سات دن یہ تجارتی میلہ منعقد ہوتا ہے جس میں سٹالوں اور دکانوں پر مختلف اشیاء سستے داموں فروخت کی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے نہ صرف ملک کے کونے کونے سے لوگ اس میلہ میں آتے ہیں بلکہ پڑوسی ملکوں سے بھی ایک بڑی تعداد میں لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں۔

خوبصورت جدید پویلین اور سٹال اس میلے کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک اپنے اپنے سٹال لگاتے ہیں۔ امسال چین ، جاپان ، سعودی عرب، یمن ، ایران، انڈیا، پاکستان، ملائشیا، کینیا اور برطانیہ کے سٹال خاص توجہ کے حامل تھے۔

افتتاح

اس میلے کے افتتاح کے لئے تنزانیہ کی گورنمنٹ کسی پڑوسی ملک کے صدر کو مدعو کرتی ہے۔ امسال ۳۰ر جون ۲۰۰۲ء کو اس میلے کا افتتاح بوٹسوانا (Botswana) کے صدر مملکت Mr. Festus Mogae نے کیا۔

جماعت احمدیہ کا سٹال

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عالمی تجارتی میلہ میں شروع ہی سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کا بھی ایک سٹال احمدیہ مسلم یوتھ ایسوسی ایشن کے نام پر لگتا ہے جس کے لئے ایک بڑا ہال تعمیر کیا گیا ہے جو کہ میلے کے ایک چوک میں واقع ہے۔ اس ہال کی بیرونی دیوار پر احمدیہ مسلم یوتھ ایسوسی ایشن تنزانیہ کا خوبصورت بورڈ اور جماعت کا حسین ودلکش جھنڈا ہر گزرنے والے کی توجہ کا مرکز بنتا ہے۔ امسال اس سٹال کی ذمہ داری مکرم میاں غلام مرتضیٰ صاحب کے سپرد کی گئی تھی۔

گزشتہ سالوں کے تجربہ کی روشنی میں امسال مقررہ وقت سے دو ماہ قبل ہی تیاری شروع کر دی گئی اور محترم مظفر احمد صاحب درانی امیر ومشنری انچارج تنزانیہ وقتاً فوقتاً اپنی راہنمائی اور ہدایات سے نوازتے رہے۔

ہر ہفتہ اور اتوار کو اجتماعی وقار عمل کیا جاتا جس میں خدام اور انصار ذوق وشوق سے حصہ لیتے۔ اس وقار عمل کے ذریعہ ہال کا رنگ وروغن ، تزئین وآرائش اور ہال کے اردگرد کے ماحول کی صفائی کی گئی۔ اس طرح جماعت نے وقار عمل کی برکت سے لاکھوں شلنگ کی بچت کی۔

احمدیہ مسجد

وقار عمل کے ذریعہ ہی جماعتی سٹال کے ساتھ عارضی طور پر ایک مسجد تعمیر کی گئی۔ یہ مسجد سبعہ سبعہ میلہ میں واحد مسجد تھی جس میں عورتوں کے لئے پردہ کی رعایت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی سہولت موجود تھی۔ چنانچہ اس احمدیہ مسجد میں بغیر کسی امتیاز کے ہر فرقہ کے لوگ آکر نماز پڑھتے رہے اور یہ مسجد سارا دن نمازیوں سے کھچا کھچ بھری رہتی۔

احمدیہ سٹال کا افتتاح

امسال احمدیہ سٹال کا افتتاح ۳۰ر جون کو مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کا تعارف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دور میں جماعت احمدیہ ہی حقیقی طور پر اسلام کی خادم ہے جو کہ دنیا بھر میں انسانوں کو حقیقی خدا کی طرف بلا رہی ہے۔ نیز آپ نے سٹال پر خدمت کرنے والے کارکنوں کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر حال میں جماعتی روایات کو زندہ رکھنا ہے۔

دشمنوں کی ذلت

جماعت احمدیہ کے سٹال کی مقبولیت دیکھتے ہوئے مسلمان فرقوں کی ایک امیر تنظیم باکواٹا (Bakwata) نے ایک سٹال چند سال قبل شروع کیا تھا لیکن غیر منظم اور غیر قانونی حرکتوں کی وجہ سے اس سٹال کو گورنمنٹ نے بند کر دیا۔ اسی طرح ایک سٹال عیسائیوں کے فرقے کیتھولک کا تھا، اسے بھی بند کر دیا گیا۔ اب ان دونوں جگہوں پر شراب خانے چل رہے ہیں۔ اب اس تجارتی میلہ میں صرف ایک ہی مذہبی سٹال ہے جو کہ جماعت احمدیہ تنزانیہ کا ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔